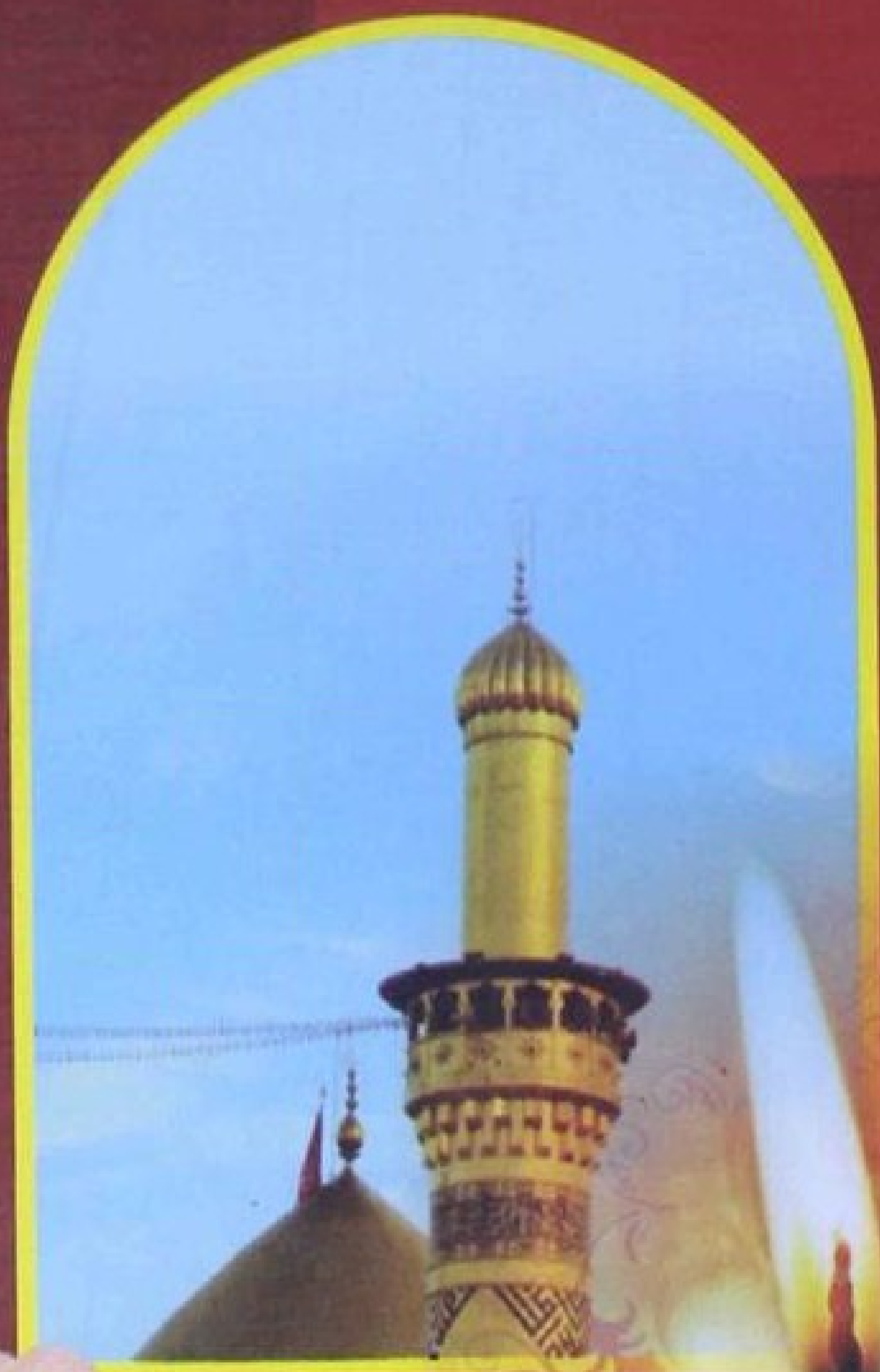
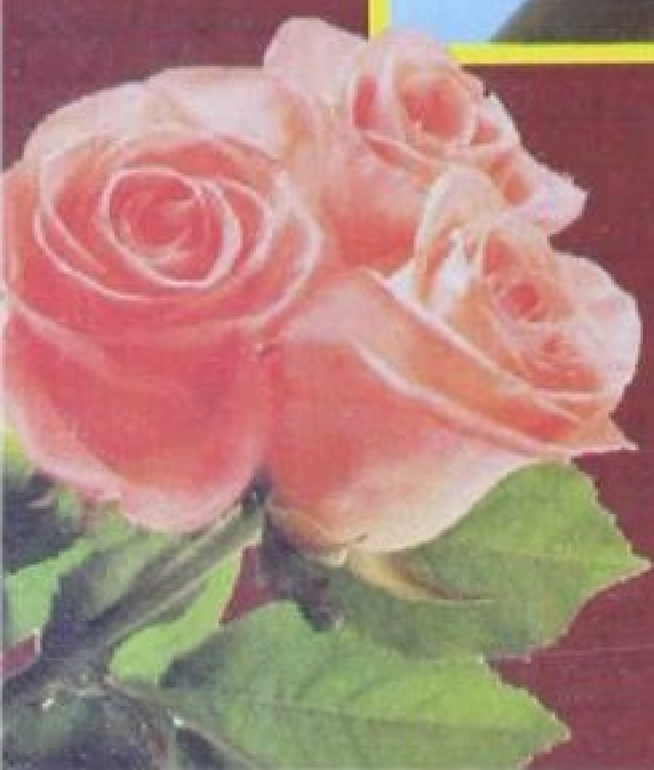
نذرانۂ سخنور

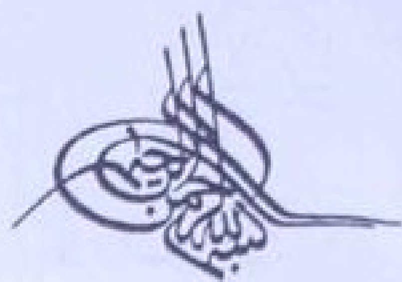
نتیجۂ فکر

سخنور لکھنوی



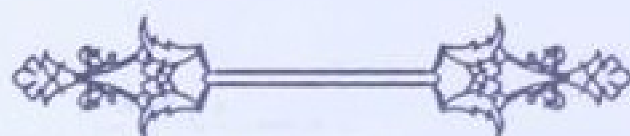






نذرانۂ سخنور

مجموعۂ نعت و منقبت



نتیجۂ فکر
سخنور لکھنوی



نام کتاب۔.............نذرانۂ سخنور

مصنف۔..........سخنور لکھنوی

مرتب۔.........خورشید رضا فتح پوری

کمپوزنگ و سرورق۔......سید علی امام شان عابدی (Design Gallery)

ناشر۔...............پسران (سخنور لکھنوی)

سن اشاعت۔..........اکتوبر ۲۰۱۲ء

تعداد۔........ ۵۰۰

قیمت۔..............۹۰ روپئے

ملنے کے پتے

کاشانۂ سخنور

69, توپ دروازہ، چوپٹیاں روڈ، لکھنؤ

ڈزائین گیلری، میدان ایلچ خاں، لکھنؤ

عباس بک ایجنسی، درگاہ حضرت عباسؑ، رستم نگر لکھنؤ

الغدیر بک ایجنسی، بیت الحزن کمپاؤنڈ، رستم نگر لکھنؤ



فہرست مضامین

انتساب

اپنے والد مرحوم

اور

والدہ مرحومہ

کے نام

جنکی دعاؤں کے

طفیل میں

خاکسار کو

شاعر اہل بیتؑ

ہونے کا شرف

حاصل ہوا

سخنور لکھنوی

سید عباس حسین رضوی سخنورؔ لکھنوی

پیدائش یکم ستمبر ۱۹۴۵ء

سید عباس حسین رضوی ولد سید اکبر حسین رضوی مرحوم اپنے بڑے بھائی ذاکرؔ لکھنوی کے انتقال کے بعد عام طور پر مقاصدوں میں شرکت شروع کی۔ انکا جذبہ اور خلوص دونوں ہی قدر کے لائق ہیں۔ کسی دعدہ لینے والے سے عذر نہیں کرتے۔ پابندی سے شریک ہوتے ہیں۔ ہر جگہ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بڑے صاحب ولا، شریف النفس منکسر المزاج اور متواضع ہیں۔ گفتگو سے بھولپن ظاہر ہوتا ہے۔ جناب احمدؔ لکھنوی سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ ۱۹۷۴ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے اردو میں ایم.اے ہیں۔ سرکاری اسکول میں اردو کے استاد رہے ہیں۔ کاشانۂ سخنورؔ تو پدروازہ لکھنؤ میں رہتے ہیں۔

نمونۂ کلام

میرا دیں اور مرا ایمان رسولؐ عربی — میرا کعبہ مرا قرآن رسولؐ عربی
جنت کے در پہ لکھا ہے حرفِ جلی کے ساتھ — جائے گا خلد میں وہی جو علیؑ کے ساتھ

قطعہ

بس حسنؑ اور حسینؑ ابن علیؑ کے دم سے — دین باقی ہے رسول عربی کا اب تک
اک محمدؐ کے لئے خلق ہوئی یہ دنیا — ایک کے واسطے باقی ہے یہ دنیا اب تک

قطعہ

حسنؑ جان رسولؐ دو جہاں ہیں — سفیر حق امیر کارواں ہیں
امان و صلح کی منزل میں دیکھو! — حسنؑ پیغمبرؐ امن و اماں ہیں

آنکھ سے آنسو نکل آئے خوشی کے جوش میں
حضرت شبیرؑ جب مجھ کو لب کوثر ملے

ہر وقت ہے زباں پہ یہی بس دعا حسینؑ
اک بار تم بلا لو مجھے کربلا حسینؑ

مرزا محمد اشفاق شوقؔ لکھنوی

اعتراف و تعارف

سید عباس حسین رضوی سخنور لکھنوی کا شمار دبستان لکھنؤ کے انتہائی سادہ اور مخلص مداحان اہل بیتؑ میں ہوتا ہے۔ آپکے والد جناب سید اکبر حسین رضوی کی زمینداری تھی اور آخری عمر میں نوابین اودھ میں سے ایک معزز و محترم نواب لڈن صاحب کے یہاں داروغہ کے عہدے پر فائض رہے۔ بڑے وضع دار آدمی تھے۔ گھر کا ماحول مذہبی تھا۔ بڑے بھائی جناب ذاکر حسین رضوی ذاکر لکھنوی بھی ایک معتبر شاعر اہل بیتؑ تھے ۔لہٰذا سخنور لکھنوی کا مدحیہ شاعری کی طرف راغب ہونا بالکل فطری بات تھی۔ انھوں نے اظہار افکار کے لئے مدح رسولؐ و آل رسول کا راستہ اختیار کیا۔ نعت و منقبت، قصیدہ، سلام، قطعات سبھی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی اور اپنی ایک مخصوص پہچان بنائی۔

شہنشایت کے خاتمے کے ساتھ اگر چہ روائتی قصیدہ گوئی کا خاتمہ ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے مگر چونکہ دربار آل محمد علیہم السلام تا قیام قیامت اپنی پوری عظمت و شان اور تابانیوں کے ساتھ آراستہ و مزین ہے۔ لہٰذا اس باعظمت دربار کے طفیل میں آج بھی قصیدے کہے جا رہے ہیں۔ کائنات کے گوشے گوشے میں شعرائے اہل بیتؑ اپنی اعجاز بیانیوں اور تابانیوں کے ساتھ وقفِ مدح اہل بیتؑ اطہار ہیں۔ انھیں میں سخنور لکھنوی کا نام بھی شامل ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی زبان میں وہی شاعری آفاقیت حاصل کرتی ہے۔ جو مدحیہ شاعری کے عنوان سے ہو۔ جس میں اظہارِ خیال کے لئے ادب و آداب، اخلاق و مروت نیکی و پاکبازی، ایمان و ایقان، خلوص و محبت اور عقیدت و احترام کے ساتھ ساتھ حفظ مراتب کا خاص خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ تمام صفات اہل بیتؑ کی شان میں مدحیہ کلام میں ہی پائے جاتے ہیں۔ جو سخنور صاحب کے یہاں بھی ہیں۔

سخنؔور صاحب محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے ہیں اور مورخہ ۳۰/ جون ۲۰۰۸ء میں سبکدوش ہوئے۔ اب تو انکی زندگی کا مقصدہ ہی محض مدح محمدؐ و آل محمدؐ ہی رہ گیا ہے۔ یہ بڑی پر مسرت خبر ہے کہ سخنؔور صاحب کا مجموعہ کلام ''نذرانہ سخنؔور'' (قصائد کا مجموعہ) بہت جلد منظر عام پر آرہا ہے۔ وہ مدحیہ شاعری کو اپنے لئے شرف و عزت سمجھتے ہیں جیسا کہ خود فرماتے ہیں:۔

(۱) عشق علیؑ نے مجھ کو سخنؔور بنا دیا
مصروفِ حق ہوں بندگی بوتراب میں

(۲) مدح علیؑ کا دیکھ سخنؔور یہ معجزہ
تجھ کو سخنوروں میں سخنور بنا دیا

اظہار وعقائد میں وہ بیباک ونڈر ہیں، ملاحظہ ہو:۔

نبی کو حشر میں وہ لوگ منھ دکھائیں کیا
جو لوگ فاطمہ زہراؑ کا گھر جلاتے ہیں

قطعہ

جائے گا خلد میں وہی جو ہے علیؑ کے ساتھ — جنت کے در پہ لکھا ہے حرفِ جلی کے ساتھ
یہ بات کہہ رہا ہوں بڑی پختگی سے ساتھ — بغض علیؑ جو رکھتا ہے نسلاً ذلیل ہے

انکا عقیدہ ہے کہ اہل بیت اطہارؑ کا فیض و کرم نہ صرف اپنوں کے لئے بلکہ دشمنوں پر بھی عام ہے:۔

احسان دشمنوں پہ بھی ہے اہل بیتؑ کا
پاتے ہیں وہ بھی رزق برابر کہے بغیر

اگر چہ سخنؔور صاحب ایک خوددار شخص ہیں اور کسی کے یہاں جانے میں تامل کرتے ہیں، مگر محفل مدحت اور مجلس حسینؑ مظلوم میں شرکت کرنے کے لئے بیقرار

رہتے ہیں اور زیادہ تر محفلوں میں مدعو بھی ہوتے ہیں:۔

جس طرح سے وہ محفل و مجلس میں ہے ملتا
اس طرح کہیں اور سخنؔور نہ ملے گا

انکا عقیدہ ہے کہ محفل و مجلس میں انکی شرکت سے انکے مرحوم والدین کی ارواح کو مسرت حاصل ہوتی ہے:۔

محفلوں میں مری شرکت سے سخنؔور بے شک
میرے ماں باپ کو جنت میں مسرت ہوگی

سخنؔور صاحب حج وزیارات مقامات مقدسہ سے بھی مع اہلیہ شرف یاب ہو چکے ہیں:۔

بے چین و مضطرب تھا ہندوستاں میں کب سے
پایا سکون میں نے کرب و بلا میں جا کے

آخر میں دعا گو ہوں کہ اس مجموعہ سے زیادہ سے زیادہ مومنین استفادہ کرسکیں اور خداوند عالم سخنؔور صاحب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انکی دلی حاجات کو بطفیل محمدؐ وآل محمد علیہم السلام پورا فرمائے۔.....آمین

خیر اندیش

خورشیدؔ رضا فتح پوری

مورخہ:۵؍ستمبر ۲۰۱۲ء

392/141 حسینستان، میدان ایل خاں
سلطان بہادر روڈ، لکھنؤ

پیکر سخنوری

تقریباً ۲۰ برس پہلے کی بات ہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے وہ دن، جب حسن پوریہ کی بڑی مسجد میں کسی امام کی ولادت کے موقع پر محفل ہورہی تھی۔ میرے گھر تک آواز آرہی تھی میری خالہ (جو میری والدہ کی طرح ہیں) نے مجھ سے کہا جاؤ! محفل ہورہی ہے تم گھر میں بیٹھے کیا کررہے ہو، واپس آکر بتانا کے وہاں کیا کیا ہوا۔ انکی ڈانٹ سن کر میں فوراً بڑی مسجد کی طرف چل دیا۔ دور سے ہی کسی شاعر کے پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔

جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا۔ منبر پر سفاری سوٹ پہنے، ہاتھ میں ایک ڈائیری لئے، بھرا بھرا جسم، گہرا گندمی چہرہ، میانہ قد ایک صاحب اپنی ایک مخصوص دھن میں قطعات اور منقبت پیش فرمارہے ہیں۔ اس وقت مجھے انکی عمر کا صحیح اندازہ تو نہیں تھا مگر میرے والد کی عمر کے رہے ہونگے۔ انکے چہرے پر بچوں جیسا بھولپن محسوس کیا جاسکتا تھا۔ کچھ دیر سننے کے بعد اس بات کا اندازہ ہوا کہ جناب تلف بحروں کے اشعار ایک ہی دھن میں پیش فرمارہے ہیں۔ انکی وہ خاص دھن تمام بحروں میں آج بھی لگ جاتی ہے۔

انکے پڑھنے کا انداز بھی جداگانہ اور منفرد تھا۔ سامعین کی توجہ سے بے خبر، داد و تحسین سے بے پرواہ، اپنی ہی دھن میں اشعار پر اشعار پڑھے جارہے تھے۔ اگر کوئی تعریف کرتا تو ڈائیری سمیت ہاتھ اٹھا کر، جھک جھک کر سلام کرتے اور اس داد دینے والے کی طرف دیکھ کر کہتے ''ایک صلوات پڑھیئے''۔

اس وقت شعر و سخن سے میرا کوئی واسطہ نہیں تھا۔ اس لئے میں یہ تو نہیں بتاسکتا کہ وہ کس معیار کے اشعار پیش کررہے تھے، لیکن انکو سن کر یہ ضرور کہا جاسکتا تھا کہ ان کا طرزِ شاعری جہاں جداگانہ تھا، وہیں طرز ادا بھی منفرد تھا۔

میں محفل میں بیٹھا انکو سن رہا تھا۔ میری سوالیہ نگاہیں اس شخص کا چہرہ تلاش کررہی تھیں جو مجھے یہ بتاسکے کہ منبر پر بیٹھا یہ مداح اہل بیتؑ کون ہے؟ تبھی میرے پہلو میں

بیٹھے ایک صاحب نے انکو داد دیتے ہوئے کہا ''واہ سخنور صاحب واہ''۔ اب میں سمجھ چکا تھا کہ ان تمام صفات کے مالک کو سخنور کہتے ہیں۔

آج کل انکو سفاری سوٹ نہیں بلکہ سفید کرتے پائجامہ میں کشمیری محلّہ، کاظمین، درگاہ اور میدان ایلچ خاں کی گلیوں میں ایک محفل سے دوسری محفل میں آتے جاتے دیکھا جا سکتا ہے۔ محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ اب رٹائر ہو گئے ہیں۔

جناب سخنور لکھنوی کی شاعری پر اگر گفتگو کی جائے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انھوں نے قدیم شاعری کا دامن نہیں چھوڑا۔ وہ قدیم روایات کو نبھاتے چلے آرہے ہیں۔ الفاظ کو برتنے کا انکا اپنا ڈھب ہے۔ سیدھے سیدھے اور صاف صاف آسان مصرعوں میں اپنے جذبات کو ڈھالتے ہیں۔ انکے اشعار میں پیچیدگی نہیں ہوتی۔ انکے ڈھالے ہوئے مصرعوں میں شاعری کی سجاوٹ کی جگہ دل کی آواز ہوتی ہے۔ وہ رعایت لفظی سے زیادہ عقیدت پر دھیان دیتے ہیں۔ انکے یہاں خلوص کی گہرائی پائی جاتی ہے۔ وہ تشبیہات نہیں بلکہ اصل موضوع پر بات کرتے ہیں۔ انکی خاص بات یہ ہے کہ ممدوح کی شان میں ہی اشعار پیش کرتے ہیں۔ انکی مدحیہ شاعری میں مدح اہل بیتؑ کے ساتھ ساتھ پیغام حق اور اصلاح معاشرہ کی دعوت نظر آتی ہے۔

غرض کہ جناب سخنور لکھنوی شہر لکھنؤ کے ایک ایسے فرد واحد ہیں جنکا انداز ہر طرح سے مخلصانہ ہے۔ آخر میں گفتگو کو طول نہ دیتے ہوئے اپنی بات کو اس شعر پر ختم کرتا ہوں:۔

خلوص اس میں سجا ہے بڑی عقیدت سے
جو میرے سامنے نذرانۂ سخنور ہے

والسلام
سید علی امام شان عابدی

کچھ اپنے بارے میں

شہر نگاراں دبستان لکھنؤ کے پرانے محلّہ توپ دروازہ کٹرہ بزن بیگ میں تاریخ یکم ستمبر ۱۹۴۵ء میں میری ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم سرکاری اسکول میں حاصل کی اور ۱۹۶۹ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے بی.اے. اور ۱۹۷۳ء میں ایم.اے. (اردو) پاس کیا۔ فروری ۱۹۷۱ء میں لکھنؤ کے ہی ایک معزز خاندان کی خاتون سے عقد ہوا۔ خداوند عالم نے ۶ بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی۔ اب ماشاء اللہ سب جوان ہیں۔ ایک بیٹے اور بیٹی کا عقد بھی ہو چکا ہے۔ سبھی بچوں نے الحمد اللہ گریجویشن کر لیا ہے۔ ایک بیٹے نے بی.ایڈ بھی کیا ہے۔ دو بیٹے تجارت کرتے ہیں اور ایک بیٹا سرکاری ملازم (عارضی) بھی ہے۔ اہلیہ بھی اردو ٹیچر تھیں۔ جو ۲۰۱۰ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو چکی ہیں۔

اسی درمیان بیربل ساہنی انسٹی ٹیوٹ میں ملازمت مل گئی۔ کچھ دن ملازمت کرنے کے بعد محکمہ معلومات عامہ میں ملازمت مل گئی۔ اسکے بعد ۱۹۷۳ء میں اردو ٹیچر ہو گئے۔ ۳۵ سال تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد ۲۰۰۸ میں سبکدوش ہوا ہوں۔ خدا کا شکر و احسان ہے کہ بعد رٹائیرمنٹ کے بعد ۲۰۰۸ء میں زیارات مقامات مقدسہ کا شرف حاصل کیا اور ۲۰۱۰ء میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی جس میں میری اہلیہ بھی ہمراہ سفر تھیں۔ انھوں نے بھی یہ سعادت حاصل کی ہے۔

والد گرامی سید اکبر حسین رضوی مرحوم شاعر تو نہ تھے مگر صاحب ذوق اور محفل و مجالس کے دلدادہ تھے۔ مذہبی پروگراموں میں کثرت سے شرکت کرتے تھے۔ بڑے بھائی سید ذاکر حسین مرحوم ذاکر لکھنوی کا شمار شہر کے معروف و معتبر شعرائے کرام میں

ہوتا تھا۔ چنانچہ میرا مذہبی رجحان بچپن سے ہی تھا۔ مجالس ومحافل میں اپنی آغازِ عمر سے ہی شرکت کرتا رہا۔ شعراءِ کرام خصوصاً استادِ فن کا کلام سننے کا بے حد شائق تھا۔

اسی درمیان میرے چند مخلص دوستوں، خصوصاً شاعرِ اہلبیتؑ جناب نیرؔ مجیدی صاحب نے مجھے مشورہ دیا کہ جب آپ تقریباً سبھی محفلوں اور مسالموں میں شرکت کرتے ہیں تو خود بھی شعر کہا کیجئے! چنانچہ بہت ہمت جٹا کر میں نے ۱۹۷۵ء میں شاعری کا آغاز کیا۔ اس وقت کے مشہور شاعر جناب تکمیلؔ رضوی صاحب سے باقاعدہ اصلاح لینا شروع کی۔ محفلوں اور مسالموں میں بھی شرکت کرنے لگا۔ تکمیلؔ رضوی صاحب کا انتقال ہوجانے کے بعد استادالشعراء جناب سید احمد حسین رضوی احمدؔ لکھنوی کی باقاعدہ شاگردی اختیار کا شرف حاصل کیا۔ جن کی شفقتوں کا الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ انکی زندگی تک ان سے کسب فیض کرتا رہا۔ انکے انتقال کے بعد انکے شاگرد رشید معروف شاعر وادیب اور سرگرم سماجی کارکن جناب خورشیدؔ رضا صاحب خورشیدؔ فتح پوری سے اصلاح لینے کا سلسلہ جاری ہے۔ جبکہ وقتاً فوقتاً جناب اعجازؔ صاحب زیدی اور جناب نیرؔ مجیدی صاحب سے بھی اصلاح حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ میرا خیال ہے کہ اپنے سے زیادہ جاننے والے سے مشورہ لینا ہر کام میں بہتر ہوتا ہے۔ لہٰذا میں اپنے سے بڑے شاعر وفن کار سے اصلاح لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔

مجھے دعویٰ شاعری بالکل نہیں ہے، بس مدحِ محمدؐ وآلِ محمدؐ اور ذکرِ اہلبیتؑ طہار سننا اور سنانا ہی مقصدِ حیات اور مشغلۂ زندگانی ہے۔ محفل ومجلس میں محض ثوابِ آخرت کے لئے شرکت کرتا ہوں۔ دل کی حالت سے خدا اور امام بہتر واقف ہے۔ جیسا کہ انھوں نے خود کہا ہے:۔

ہے کس کے دل میں کتنی محبت حسینؑ کی یہ بات صرف امام زمانہؑ سمجھتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ مدح اہل بیتؑ کی دعوت بے چوں چرا قبول کرتے ہوئے ہر حال میں شرکت کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ طرحی و غیر طرحی سبھی محفلوں میں کثرت سے شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

ابتک سیکڑوں تعداد میں قصیدے، سلام، قطعات ہو چکے ہیں جنہیں اگر کتابی شکل دی جائے تو کئی کتابیں ہو جائیں گی، جو سر دست ممکن نہیں ہے۔ پھر بھی خدا کا شکر ہے کہ خورشیدؔ فتح پوری صاحب کی کوششوں اور کاوشوں سے ایک مجموعہ قصائد ''نذرانۂ سخنور'' کے نام سے منظر عام پر آرہا ہے۔ جس کے لئے میں خورشیدؔ صاحب کا انتہائی ممنون و متشکر ہوں اگر وہ اپنے بے حد مصروف پروگرام سے قیمتی وقت نکال کر کتاب کی طرف توجہ نہ کرتے تو شائد کلام شائع کرنے کا میرا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔

میں شانؔ عابدی کا بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف کتاب کی تزین کاری کی اور چھپوائی، بلکہ خاک سار پر ایک وقیع مضمون لکھ کر اس مجموعہ میں شامل کر کے معیار میں اضافہ کیا۔ آخر میں اپنی اہلیہ اور بچوں کا بھی شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے کتاب شائع کرانے میں بھر پور تعاون اور دلچسپی کا ثبوت دیا ہے۔

امید ہے زیر نظر مجموعہ ''نذرانۂ سخنور'' باذوق و مومنین کو پسند آیگا اور سب کے لئے باعث اجر و ثواب ہوگا۔

فقط السلام

الحاج وزائر سید عباس حسین سخنور لکھنوی

نعت رسول مقبولؐ

جیسے مجھے حبیب خدا مصطفےٰؐ ملے
ایسے کسی کو دہر میں کب رہنما ملے

جو چاہتا ہے دامن خیر الورا ملے
کرب و بلا کی خاک سے پہلے وہ جا ملے

کیوں کر نہ ایسے شخص کو جنّت میں جا ملے
ماں باپ کی حیات میں جس کو دعا ملے

جسکو ملا خدا و شہ انبیاء ملے
اس کو حسنؑ حسینؑ علیؑ فاطمہؑ ملے

جس کو علیؑ ملے اُسے مرسل بھی مل گئے
جس کو بنیؐ ملے نہ کیوں اُس کو خدا ملے

آنکھوں سے میں نے اپنی لگائی وہ سرزمیں
مولا کے جس جگہ بھی مجھے نقش پا ملے

اسلام والے حج کے بہانے سے ایک روز
کعبے کی سر زمین پر آپس میں جا ملے

مسجد میں اس لئے ہے نمازوں کا حکم عام
تاکہ ثواب سب کو وہاں دس گنا ملے

عشق رسولؐ و آل لئے جو ہیں بزم میں
محشر میں اے خدا انھیں اس کی جزا ملے

دشمن جو ہیں رسولؐ اور آل رسولؐ کے
ان سب کو روزِ حشر کئے کی سزا ملے

صدقے میں مصطفےٰؐ کے دعا مانگتا ہوں میں
مدفن کو بعد مرگ مجھے کربلا ملے

اپنی جبیں حسینؑ کے در پر وہ خم کرے
احمدؐ کا جو بھی چاہتا ہے آسرا ملے

یارب یہی ہے تجھ سے سخنور کی التجا
محشر میں اُس کو دامنِ خیر الورا ملے



نعت سرورِ کونین

پھیلی ہے جس کے خلق و مروت کی روشنی
ہے آج اُس کے جشن ولادت کی روشنی

دنیا میں آج آئے ہیں سردارِ انبیاءؐ
پھیلی ہے دوجہاں میں مسرت کی روشنی

آیا ہے آج کون مہ و مہر دھر میں
ہر سمت ہورہی ہے قیامت کی روشنی

پیدائیشِ نبیؑ سے فلک سے زمین تک
تا سر حد نگاہ تھی شدت کی روشنی

دنیا میں اس کی کوئی نہ عزت کوئی وقار
جس میں نہیں ہے کچھ بھی شرافت کی روشنی

زائر جو کربلا کے ہیں اُنکے قبور میں
چاروں طرف رہے گی زیارت کی روشنی

قربانئ حسین علیہ السلام سے
پھیلی جہاں میں کارِ رسالت کی روشنی

نادِ علیؑ جو پڑھ کے نکلتے ہیں گھر سے لوگ
رہتی ہے انکے ساتھ حفاظت کی روشنی

اپنا لیا حضور کا دیں کافروں نے بھی
پہونچی جو انکے خلق و محبت کی روشنی

قربانئ حسینؑ کا یہ فیض ہے کہ آج
پھیلی ہے خاندان رسالت کی روشنی

دل ہے اگر سیہ تو سخنؔور فضول ہے
دنیا میں یہ جو ہوتی ہے سیرت کی روشنی

نعمت محمدؐ

علیؑ سے سیکھ لے دنیا نبیؐ کی پیروی کیا ہے
اور انکے غیر سے سیکھے نبیؐ کی دشمنی کیا ہے

نہ پوچھو ہم سے بڑھ کے پوچھ لو اپنے پیمبر سے
پڑھی تھی آپ نے خیر میں جو نادعلیؑ کیا ہے

اگر بدعت تمہارے یاں ہے سب تو اے مسلمانو!
یہ میلادِ نبیؐ لنگر، تبرک روشنی کیا ہے

نبیؐ کے دین میں ترمیم ہونے دی نہ مولا نے
سوا اسکے علیؑ سے اور وجہ دشمنی کیا ہے

وفات مرسل اعظم کی گر تاریخ ہے بارہ
چراغاں کس لئے ہے شہر میں یہ روشنی کیا ہے

نبیؐ پر سیکڑوں لاکھوں مسلماں ہوتے ہیں قرباں
پھر انکی آل سے اتنی بتاؤ بے رخی کیا ہے

تصدق میں نبی آل نبی کے پائی ہے شہرت
سخنور ورنہ ہم کیا اور ہماری شاعری کیا ہے



نعت رسولؐ

اُسکے لبوں پہ آئیگی مدحت رسولؐ کی
جسکو ہے روزِ حشر ضرورت رسولؐ کی

نوعِ بشر کو درس عبادت عطا کرے
عالم میں آئی اس لئے عترت رسولؐ کی

دنیا بنائی اس لئے پرور دگار نے
ہونا تھی اس جہاں میں ولادت رسولؐ کی

مداح اہل بیتؑ ہوں دل کو یقین ہے
محشر کے روز ہوگی زیارت رسولؐ کی

اے دشمن حسینؑ قیامت میں دیکھنا
ہم ہوں گے اور ہوگی شفاعت رسولؐ کی

جو شہ کے غم میں روئیگا جنت میں جائے گا
اہل عزا پہ ہوگی عنایت رسولؐ کی

محشر میں حشر دیکھیں گے اس بدنصیب کا
لوٹی کھسوٹی جس نے ہے دولت رسولؐ کی

مدت سے ہوں میں دل میں تمنا لئے ہوئے
اک بار دیکھوں جاکے میں تربت رسولؐ کی

محشر کے روز دینا پڑے گا حسب سب
کی غصب جس نے جس نے ہے دولت رسول کی

جس کے نسب میں ہوگی سخنؔور کوئی کمی
سمجھے گا کس طرح وہ طہارت رسول کی



نعت رسولؐ

چہرے انھیں لوگوں کے تو مرجھائے ہوئے ہیں
جو لوگ در آل کو ٹھکرائے ہوئے ہیں

یوں عرش نشیں آج سب اترائے ہوئے ہیں
میلاد محمدؐ میں یہاں آئے ہوئے ہیں

رحمت کی گھٹائیں وہی برسائے ہوئے ہیں
جو آمنہ کی گود میں آج آئے ہوئے ہیں

میلاد محمدؐ کی بدولت مرے گھر میں
سب عرش نشینوں کے قدم آئے ہوئے ہیں

ان لوگوں سے پوچھو یہ مدینہ ہے کہ جنت
جو لوگ مدینے کی ہوا کھائے ہوئے ہیں

کیا ہم سے ملا سکتے ہیں آنکھیں یہ فرشتے
ہم لوگ مدینے کی ہوا کھائے ہوئے ہیں
اب دشمن احمدؐ کو نہ سمجھاؤ سخنور
یہ لوگ تو دوزخ کی سزا پائے ہوئے ہیں

☆☆

نعت سرورِ کونینؐ

نبیؐ کی مدح جو ہم صبح و شام کرتے ہیں
ہماری قدر اسی سے عوام کرتے ہیں
وہ لوگ ہند میں جو رام رام کرتے ہیں
مرے حضور کو وہ بھی سلام کرتے ہیں
نبیؐ کے ہاتھ پہ ذرے کلام کرتے ہیں
کلام کرنے سے پہلے سلام کرتے ہیں
کسی نبیؐ نے کہاں اتنا مرتبہ پایا
مرے نبیؐ کو تو لاکھوں سلام کرتے ہیں
سلام لیجئے اے مصطفےٰؐ غلاموں کا
سلام آپ کو ہم سب غلام کرتے ہیں

ہم اہل بیتؑ کے شاعر ہیں اے جہاں والو!
ہماری قدر نبی اور امام کرتے ہیں

نبیؐ سے بات کی حق نے علیؑ کے لہجے میں
کہ حق کے لہجے میں حیدرؑ کلام کرتے ہیں

جزا رسولؐ سے پائیں گے روزِ محشر تک
ثنائے آل کا جو اہتمام کرتے ہیں

جو کربلا میں ہوئے شاہِ دیں کے ساتھ شہید
انھیں امام زمانہ سلام کرتے ہیں

زمیں پہ گھر وہ ملا اک بہ منزل کعبہ
جہاں سلام رسولؐ انام کرتے ہیں



نعت صاحب معراج

فقط ملا ہے اُسے آسرا محمدؐ کا
جو اہل بیتؑ کا اور ہوگیا محمدؐ کا

ہو اہل بیتؑ کی توہین کر نہیں سکتا
جو صدق دل سے بشر ہوگیا محمدؐ کا

خدا گواہ علیؑ نے ہر ایک سے پہلے
خدا کے سامنے کلمہ پڑھا محمدؐ کا

صدائے صل علیٰ چار سمت سے اُٹھی
جہاں میں نور ہے وارد ہوا محمدؐ کا

میں کیوں نہ فخر کروں خوبئ مقدر پر
مری جبیں کو ملا نقش پا محمدؐ کا

خدا کرے کہ سخنور بھی اس جگہ جائے
جہاں پہ روضۂ اقدس بنا محمدؐ کا



نعت رسول کریمؐ

شاعر سنا رہا ہے قصیدہ رسولؐ کا
سنیئے بغور ہے یہی کہنا رسولؐ کا

دشمن پہ پہلے بھیجئے لعنت رسولؐ کے
پھر ہم سنائیں سب کو قصیدہ رسولؐ کا

اکبرؑ کی شکل میں کبھی مہدی کی شکل میں
دیکھا ہے اور دیکھیں گے جلوہ رسولؐ کا

قرآں کے ساتھ دامن عترت نہ چھوڑنا
رحلت کے وقت بھی تھا یہ کہنا رسولؐ کا

نزدیک تر امام زمانہ کا ہے ظہور
آئیگا پھر پلٹ کے زمانہ رسولؐ کا

جو اپنا جیسا کہتے ہیں اب تک رسول کو
اب تک سمجھ سکے نہ وہ رتبہ رسولؐ کا

جیسے حسنؑ حسینؑ ہیں بیٹے رسول کے
عباسؑ اس طرح سے ہیں بیٹا رسولؐ کا

جس سے ہزاروں لاکھوں پیمبر ہوئے ہیں خلق
معجز نما ہے ایسا پسینہ رسولؐ کا



نعت رسول کریمؐ

پیکر نور خدا اللہ و اکبر آگیا
سارے نبیوں سے جو اعلیٰ ہے پیمبر آگیا
دیکھئے منبر پہ محفل میں ثنا گر آگیا
نعت خوانی کے لئے ہر اک سخنور آگیا

محسن انسانیت محبوب داور آگیا
آئینے کی گود میں اک نور پیکر آگیا

مستفیض ہوتی رہے گی جس سے دنیا حشر تک
آج دنیا میں وہ رحمت کا سمندر آگیا

اہل دنیا کو دکھانے کے لئے راہ نجات
حشر تک کے رہبروں کا آج رہبر آگیا

بات حارث نے نہ مانی جب رسول اللہ کی
آسماں سے حکم حق سے اس پہ پتھر آگیا

آج مکہ میں جناب آمنہ بی بی کے گھر
بخشوائیگا جو ہمکو روز محشر آگیا

آمنہ کے لال کی مدحت سرائی کے لئے
بر سر منبر مقدر کا سکندر آگیا

پی کے حب مرسل اعظم کی پاکیزہ شراب
نعت پڑھنے بزم مدحت میں سخنورؔ آگیا



نعت رسولؐ

یہ زمیں انکی، فلک انکا ہے جنت انکی
یہ خدا کے ہیں خدائی پہ حکومت انکی

ہو بہو ہو ہوگا جو انسان محمدؐ جیسا
وہ ہی کر پائے گا بعد انکے نیابت انکی

پڑھئے سرکارِ دوعالم پہ درود اہل ولا
آج دنیا میں ہے تاریخ ولادت انکی

میں ہوں مداح نبیؐ دل کو یقیں ہے میرے
حشر کے روز کروں گا میں زیارت انکی

یہ محمدؐ ہیں، مدرثر ہیں، مزمل ہیں یہی
منفرد دونوں جہاں میں ہے عبادت انکی

کب بتا سکتا ہے دنیامیں مسلمان کوئی
خرچ اسلام پہ کتنی ہوئی دولت انکی

ہے یہی دل میں تمنا کہ وہ گنبد دیکھوں
جس کے سائے میں ہے اس وقت سکونت انکی

پیکر خلق ہیں اخلاق مجسم ہیں یہی
ساری دنیا میں ہے مشہور مروت انکی

سب سے ملتے تھے محبت سے عنایت سے حضور
دشمنوں پر تھی قیامت کی عنایت انکی

مدتوں پردہ کیۓ ہوگئے انکو لیکن
ہر مسلمان پہ رہتی ہے عنایت انکی

پشت مرسلؐ پہ رہے سبطِ پیمبرؐ جب تک
روک دی خالق اکبر نے عبادت انکی

فرش سے عرش پہ خالق نے بلایا انکو
کچھ پسند آئی اسے اتنی عبادت انکی

جس طرح عمر میں واجب ہے نماز و روزہ
ہر مسلمان پہ واجب ہے محبت انکی

عاشق آل پیمبرؐ کے سوا محشر میں
کوئی فرقہ نہیں پائے گا شفاعت انکی

اے سخنورؔ کوئی جنت میں کہاں جائے گا
ہوگی رضوان کو جب تک نہ اجازت انکی



نعت سرورِ کائنات

(برمکان شانؔ عابدی۔ ۲۴ اپریل ۲۰۱۰ء)

مصرعہ طرح: محفل میں آگئے ہیں پیمبرؐ کہے بغیر

مانا کہ آگیا ہے سخنورؔ کہے بغیر
نعت نبیؐ سنائے گا جم کر کہے بغیر

صلوٰۃ پڑھئے آل نبیؐ پر کہے بغیر
خود اجر دیگا آپ کو داور کہے بغیر

مداح صدق دل سے ہوں آل رسولؐ کا
زہراؑ جناں میں دیں گی مجھے گھر کہے بغیر

انکا عدو جناں میں بھلا کیسے جائے گا
ملتی نہیں ہے بھیک بھی حیدرؑ کہے بغیر

احسان دشمنوں پہ بھی ہے اہل بیتؑ کا
پاتے ہیں وہ بھی رزق برابر کہے بغیر

سجدے میں ہے حبیب خدا دیکھ لیجئے
بیٹھے حسینؑ پشت نبیؐ پر کہے بغیر

یہ جشن صادقین کی دیکھی گئی کشش
محفل میں آگئے ہیں پیمبر کہے بغیر

اے میکشوں غدیر کے تم کو پلائیں گے
کوثر کا جام ساقیِ کوثر کہے بغیر

نذرانہ وہ بھی پیش کریں گے حضورِ شاہ
محفل میں آئے ہیں جو سخنورؔ کہے بغیر



منقبت فاتح خیبر

شیر کے سامنے کیا عمر ہے عنتر کیا ہے
یہ پہاڑوں کو الٹ دیں درِ خیبر کیا ہے

میں ہوں مداح علیؑ ڈر ہی نہیں بعد فنا
خوف مرقد کا ہے کیا خدشہ محشر کیا ہے

اب بھی آجا در شبیرؑ پہ حر کی صورت
دشمن دین نبیؐ گھومتا در در کیا ہے

آتے ہیں خلد نشین کرتا ہوں جب بھی مجلس
خلد ہے گھر مرا رضوان ترا گھر کیا ہے

جام پر جام میں ساقی سے پیوں گا اپنے
کیا مرا ساقی ہے تسنیم ہے کوثر کیا ہے

موم ہوجاتا ہے پاتے ہی اشارہ انکا
سامنے حیدرؑ کرار کے پتھر کیا ہے

کم ہی پڑ جائیں گے حیدرؑ کی فضیلت کے لئے
ساری دنیا کے شجر کیا ہیں سمندر کیا ہے

آگئے خلد نشیں عرش نشیں فرش نشیں
جشن حیدرؑ سے محبّ آپ کا یہ گھر کیا ہے

مدح خواں دیکھ کے مجھ کو یہ محبّ کہنے لگے
اس گنہگار سخنورؔ کا مقدر کیا ہے



منقبت برائے غدیر

ساتھ لے جاؤں گا محشر میں بضاعت اپنی
کام آئیگی یہ حیدرؑ سے عقیدت اپنی

مدحت آل محمدؐ کی بدولت اپنی
خوب ملت میں ہوئی عزت و شہرت اپنی

دیکھ کر حیدرؑ صفدر میں محبت اپنی
دیدی اللہ نے حیدرؑ کو کرامت اپنی

رات دین مدحت حیدرؑ میں جو کرتا ہوں بسر
کام آئیگی سر حشر یہ مدحت اپنی
دیکھی حیدرؑ کی جو اللہ نے اعلیٰ ظرفی
دیدی اللہ نے حیدرؑ کو ولایت اپنی
آسرا آپکے ہے لطف و کرم کا مولا
کام آئیگی نہ محشر میں عبادت اپنی
خم میں حجاج سے یہ مرسل اعظم نے کہا
دی ہے اللہ نے حیدرؑ کو ولایت اپنی
اسلئے کرتا ہوں محفل میں ثنائے حیدرؑ
کام آئیگی یہ مدحت کی تلاوت اپنی
دین اسلام کو پروان چڑھانے کے لئے
سب لٹا ڈالی خدیجہ نے بھی دولت اپنی
وہ نہ مانیں گے بلا فصل علیؑ کو مولا
کھود چکے ہونگے جو ایمان کی دولت اپنی
ختم ہوئی آج نبیؐ آپکی ذمہ داری
سونپ دی حیدرؑ صفدر کو وزارت اپنی
دل میں حسرت ہے تمنا ہے سخنور کے یہی
ایک بار اور کرادیجئے زیارت اپنی

منقبت برائے جشن غدیر

مدح علیؑ مرتضیٰ مدحت غدیر کی
کرتا ہوں رات دن میں تلاوت غدیر کی

جنکو ملی ہے حق سے محبت غدیر کی
وہ لوگ کر رہے ہیں اشاعت غدیر کی

ہوگی عیاں کچھ اور فضیلت غدیر کی
بڑھتی رہے گی دھر میں شہرت غدیر کی

ہے جنکے جنکے دل میں ولایت غدیر کی
بس وہ ہی جانتا ہے حقیقت غدیر کی

کیا جانے کوئی کیا ہے حقیقت غدیر کی
ہاتھوں میں تھی نبیؐ کے نظامت غدیر کی

روزہ نماز کام نہ آئیں گے حشر میں
جس نے بھلائی دل سے حقیقت غدیر کی

اللہ کے کرم سے جہاں میں ابھی تلک
قائم کی شکل میں ہے وراثت غدیر کی

اللہ سے کہیں گے محمدؐ یہ حشر میں
شیعوں کے خون میں ہے محبت غدیر کی

مولا علیؑ کو خم میں بنایا رسول نے
ہر مرد ہے گواہ ہر عورت غدیر کی

سب ساکنان عرش بھی پڑھنے لگے درود
دیکھی جو آسمان پہ زینت غدیر کی

گرچاہتے ہو حشر میں انجام نیک ہو
دل سے کرو قبول فضیلت غدیر کی

قرآن پڑھ کے دیکھ لے اے منکر غدیر
قرآن دیرہا ہے شہادت غدیر کی

رکھئے سنبھال کر کے سخنور اسے بہت
دے کر نبیؐ گئے ہیں جو دولت غدیر کی



قصیدہ برائے عید غدیر

جہاں میں حق کا اجالا ہوا غدیر سے ہے
نبیؐ کے دین پہ آئی جلا غدیر سے ہے

بلند دین کا پرچم ہوا غدیر سے ہے
نبیؐ کے دین میں رنگ بقا غدیر سے ہے

غدیر خم سے ہے ملتی ہراک مرض کی دوا
مریض عشق کو ملتی شفا غدیر سے ہے

نبیؑ نے آن کے معراج سے خبر دی ہے
کہ کائنات بفضل خدا غدیر سے ہے

ہر اک نبیؑ نے کہا مرحبا و صل علیٰ
خدا کا دین مکمل ہوا غدیر سے ہے

قسم خدا کی مری ہر دعا قبول ہوئی
علیؑ کے نام پہ مانگی دعا غدیر سے ہے

نہ سونگھ پائیگا خوشبو ارم کی وہ ہر گز
وہ جس بشر کا رہا فاصلہ غدیر سے ہے

ولا علیؑ کی کسوٹی ہے ہر بشر کے لئے
ہر ایک فرد کو پرکھا گیا غدیر سے ہے

اسی لئے تو جناں جائیں گے علیؑ والے
ازل سے انکا رہا واسطہ غدیر سے ہے

کیا رسول نے ہاتھوں پہ جب علیؑ کو بلند
عدو تھا جو بھی وہ کیسا جلا غدیر سے ہے

علیؑ کا جو بھی ہے دشمن مرا بھی دشمن ہے
رسول پاک کا یہ فیصلہ غدیر سے ہے

کوئی کرے نہ سخنورؔ کرے یقیں لیکن
نبیؐ کے دین میں رنگ بقا غدیر سے ہے



منقبت برائے عید غدیر

جیسے احمدؐ کے اشارے پر ہوا شق ماہتاب
ویسے حیدرؑ کے لئے مغرب سے پلٹا آفتاب

جس کا جسکا میں ہوں مولا اسکے مولا ہیں علیؑ
جل اٹھے اعلان سنکے جتنے تھے خانہ خراب

بعد میرے حکم رب سے مرتضیٰؑ ہونگے وصی
عمر بھر امت سے یہ کہتے رہے ختمی مآب

جارہے ہیں جو غدیری بزم سے منھ موڑ کے
حشر میں پوچھیں گے گر مرسل تو کیا دینگے جواب

لانہیں سکتی کبھی دنیا جواب مرتضیٰؑ
خم کے میداں میں ہوا ہے مرتضیٰؑ کا انتخاب

کربلا میں سب یزیدی سورما تھرا گئے
دیکھا جو عباسؑ کی صورت میں حیدرؑ کا شباب

غیر بھی پڑھ کر اُسے حیدرؑ کا قائل ہوگیا
جس نے پڑھ لی حیدرؑ صفدر کے خطبوں کی کتاب

جتنی چاہے تم حدیثیں گڑھ لو غیروں کے لئے
ہو نہیں سکتا کوئی مولا علیؑ کا ہمرکاب

بدر و صفین و احد یا خیبر و خندق ہو وہ
ہر لڑائی سے مرا مولا پھرا ہے کامیاب

دیکھئے بزم ولا میں وہ قصیدہ خواں ہے
آیا ہے پی کر سخنورؔ عشق حیدرؑ کی شراب

☆☆

منقبت برائے عید غدیر

ملی ہے اور نہ اب تک ملے گی جسکی نذیر
جبین وقت کا چھومر بنا ہے یوم غدیر

شفا عطا کریں مولا علیؑ جناب امیر
یہ منبروں پہ دعا کر رہے ہیں کب سے حقیر

نبیؐ نے آج بنایا علیؑ کو اپنا وزیر
خوشی منائیں یہاں سب صغیر اور کبیر

وہ کیا منائینگے عید غدیر کی خوشیاں
کہ جنکے مرگئے اسلاف کی طرح سے ضمیر
انھوں نے مانی خلافت کبھی نہ حیدرؑ کی
وہ لوگ جنکے نسب میں نہیں ملی تطہیر
کمی نہ مدحت آل نبیؐ میں آئے کوئی
یہ درس دے گئے مداحوں کو انیسؔ و دبیرؔ
اُسے رسول جزا دینگے روزِ حشر ضرور
ازل کے روز سے عشق علیؑ میں جو ہے اسیر
تمام عمر سخنورؔ نے شعر کہہ کہہ کر
ہزاروں لاکھوں جناں میں کئے ہیں گھر تعمیر



منقبت امیر المومنینؑ

میں دیکھتا ہوں کرب و بلا روز خواب میں
رہتا ہوں یا حسینؑ تمہاری جناب میں
جب تک بھی رہیے آپ اے مولا حجاب میں
ہلکی جھلک ہی مجھکو دکھا دیجیے خواب میں

آثار کہہ رہے ہیں قیامت قریب ہے
اب تو حجاب غیب بھی ہے اضطراب میں

ممکن ہوا نہ نہج بلاغہ کے ماسوا
سورہ کوئی کتاب خدا کے جواب میں

جشن ابوتراب میں آتا ہے جو بشر
کرتا ہے اک اضافہ وہ اپنے ثواب میں

نکلا ہوں پڑھ کے نادِ علیؑ فکر کچھ نہیں
طوفان آندھیوں کا ہو یا شکل آب میں

جو جلوے معجزے تھے رسالت مآب میں
دیکھے جہاں نے نفس نبیؐ بوتراب میں

ہر اک نبیؐ نے رہنما مانا رسول کو
کچھ بات ہے ضرور رسالت مآب میں

لنگر بھی کیجئے اور چراغاں بھی کیجئے
کوئی کمی نہ کیجئے اپنے ثواب میں

جو لوگ ڈوبے رہتے ہیں الفت میں آل کی
نام انکے درج ہونگے نبیؐ کی کتاب میں

عشق علیؑ نے مجھ کو سخنؔور بنا دیا
مصروف حق ہوں بندگی بوتراب میں

منقبت امیر المومنینؑ

دونوں عالم میں نہیں جس طرح حیدرؑ کا جواب
صنف نسواں میں نہیں احمدؐ کی دختر کا جواب

جن کو مل پایا نہ سلمان و ابوزر کا جواب
وہ کہاں سے لائیں گے شبیرؑ و شبر کا جواب

عزم و ہمت میں سبھی سرورؑ نظر آنے لگے
ساری دنیا میں نہیں ملتا بہتر کا جواب

قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ کی نہیں ملتی نذیر
کب زمانہ لا سکا ششماہے اصغرؑ کا جواب

حملۂ بے شیر سے سہمی ہوئی ہے آج تک
موت نے چھوڑا نہیں اپنے سے اس ڈر کا جواب

اس زمیں کا تذکرہ کیا فاطمہ بنت رسول
آسمانوں پر نہیں ہے آپکے گھر کا جواب

دی طہارت کی گواہی آیۂ تطہیر نے
ملنا ممکن ہی نہیں زہراؑ کی چادر کا جواب

ہر مجاہد شاہ دیں کا آہنی دیوار تھا
ڈھونڈنا آساں نہیں سرورؑ کے لشکر کا جواب

سیدہؑ کے نام کی تسبیح پڑھتے ہیں ملک
صنف نسواں میں نہیں بنت پیمبرؐ کا جواب
اسکو باب علم سے رہتی ہے نسبت اس لئے
ملنا ناممکن ہے حیدرؑ کے سخنورؔ کا جواب



منقبت برائے غدیر

وہ جس نے محفل مدحت کا اہتمام کیا
نماز و روزہ کے مانند نیک کام کیا
نبی کے ہاتھوں پہ ذروں نے جب کلام کیا
کلام کرنے سے پہلے انھیں سلام کیا
علیؑ کو حق نے بنایا وصی تو خوش ہو کر
نبیؐ نے محفل مدحت کا اہتمام کیا
خوا کا حکم سنا جس نے جس نے مرسل سے
تو کچھ کو چھوڑ کے ہر اک نے احترام کیا
یہ منکرین ولایت خدا سے جا کے لڑیں
نبیؐ نے اپنی طرف سے نہ کوئی کام کیا

منافقین کی فہرست میں جو آتے ہیں
ہمیشہ ہم نے انھیں دور سے سلام کیا

علیؑ کے جشن ولادت میں پڑھ کے چند اشعار
ہوں مدح خوان علیؑ میں یہ سب پہ عام کیا

خدا اسی سے بہت خوش ہے جس نے روز غدیر
نماز و جشن کا دعوت کا اہتمام کیا

میں جسکا مولا ہوں حیدرؑ بھی اسکے مولا ہیں
نبیؐ نے خم میں یہ اعلان خاص و عام کیا

قصیدہ اپنا سنا کر کے بزم مدحت میں
سخنوروں میں سخنور نے خوب نام کیا



چند اشعار

ہند وستاں سے ہم در حیدرؑ پہ آگئے
مولا علیؑ کے روضۂ انور پہ آگئے

شکر خدا کہ روضۂ سرورؑ پہ آگئے
قسمت سے ہم در علی اکبرؑ پہ آگئے

جس جا شہید اکبرؑ و اصغرؑ ہوئے تھے آہ
اللہ کے کرم سے اسی در پہ آگئے

حاصل ہوئی مراد سخنؔور تو خوش ہے دل
فطرس کی طرح ہم در سرور پہ آگئے



منقبت برائے غدیر

علیؑ کے واسطے منبر بنا غدیر کے دن
عدو ہیں اسلئے حیرت زدہ غدیر کے دن

وصی رسولؐ کو حیدرؑ ملا غدیر کے دن
خدا کے دیں میں اجالا ہوا غدیر کے دن

جسے رسول کا بستر ملا شب ہجرت
وہ جانشین پیمبرؐ بنا غدیر کے دن

اماماڑوں میں محفوظ ہے زمانے سے
نبیؐ کے ہاتھوں جو منبر بنا غدیر کے دن

اسی سے جوش مسرت ہے ہر غدیری میں
نبیؐ کا دین مکمل ہوا غدیر کے دن

نبیؐ کے کارِ رسالت کا اختتام ہوا
خدا کا دین مکمل ہوا غدیر کے دن

علیؑ کا واسطہ دے کر دعا کروں لوگو!
قبول ہوتی ہے سب کی دعا غدیر کے دن

خدا نے کر دیا دوزخ حرام اس کے لئے
قصیدہ جس نے سخنؔور پڑھا غدیر کے دن



منقبت امیر المومنینؑ

نہ نکلا ایک بھی ایسا بشر ساری خدائی سے
جسے انکار ہو مولا تری مشکل کشائی سے

ہمیشہ دور رہنا مومنو! غیبت سرائی سے
ملے گی مغفرت تمکو قیامت میں بھلائی سے

سبھی حورو ملک جن و بشر اور انبیاء کہہ دیں
کسے انکار ہے مولا تری مشکل کشائی سے

یہ اپنے سب ہیں اپنے کام تو آتا ہے غیروں کے
کسے انکار ہے مولا تری مشکل کشائی سے

مبارک جشن مولود حرم ہو ساری محفل کو
ملا یا ہے خدا نے آج پیغمبرؐ کو بھائی سے
نہ کھولی آنکھ اس دم تک علیؑ نے کعبے کے اندر
کہا گودی میں لیکے بھائی نے جب تک نہ بھائی سے
انھیں افراد کو زر سے خریدا دشمن دیں نے
جو رک پائے علیؑ کی دشمنی میں منھ بھرائی سے
علیؑ کے پاؤں ہیں دوش ہوا پر یا کہ پانی پر
یہ پوچھو قلعہ کے چاروں طرف موجود کھائی سے
امور خانہ داری میں تھا معصومہؑ کا یہ عالم
کہ چھالے پڑ گئے تھے ہاتھوں میں جو کی پسائی سے
علیؑ نے وقت مشکل کی مدد خورد و کلاں سبکی
وہ چاہے کوہ کے مانند ہو یا کم ہو رائی سے
علیؑ کی طاقت گفتار تو تاریخ سے پوچھو
یہ طاقت پائی تھی مولا نے عمر ابتدائی سے
سخنؔور کوئی خیبر میں نہ لڑنے کے لئے نکلا
دکھائے حیدرؑ صفدر نے جب جوہر کلائی سے



منقبت

جو جانشیں ہوا تھا رسالت مآبؐ کا
ہے جشن دو جہاں میں اسی بوتراب کا

کیوں کر برا مآل نہ ہو اس خراب کا
کہنا نہ مانا جس نے رسالت مآب کا

جس نے بسر علیؑ کی بغاوت میں عمر کی
کرنا پڑے گا سامنا اسکو عذاب کا

حیدرؑ نہ بن سکے گا خطابات چھین کر
بھوکا ہے جو جہان میں جھوٹے خطاب کا

بعد رسولؐ اور حیات رسولؐ میں
حیدرؑ نے سامنا کیا ہر انقلاب کا

کہتے تھے لوگ دیکھ کے حیدرؑ کا بچپنا
ہوگا زمانہ دیدنی انکے شباب کا

میری مدد کے واسطے آئینگے مرتضیٰؑ
تربت میں جب سوال اٹھے گا جواب کا

حیدرؑ کی ذوالفقار زمیں پر اُتر گئی
قصہ چکا کے مرحب خانہ خراب کا

وہ صدق دل سے ہوگیا شیدائے مرتضیٰؑ
جس نے مطالعہ کیا حیدرؑ کے باب کا

لکھیں تو عالموں نے کتابیں بہت مگر
ہمسر بنا سکے نہ خدا کی کتاب کا

رخ عاشق علیؑ کا ہے شاداب اس طرح
جیسے کھلا ہو پھول چمن میں گلاب کا

دنیا نے جستجو تو سخنور ہزار کی
لیکن کوئی ملا نہ علیؑ کے جواب کا



منقبت مولائے کائنات

جن کو غدیر خم کی خلافت پسند ہے
انکو علیؑ سے خلد میں قربت پسند ہے

ہر معرکے کے واسطے تیار تھے علیؑ
ہمکو یہ انکی ہمت و جرأت پسند ہے

مجھ تک نہ آسکے گی جہنم کی شعلگی
دل سے ہمیں علیؑ کی خلافت پسند ہے

خوش ہو کے انکے واسطے تلوار بھیج دی
اللہ کو علیؑ کی شجاعت پسند ہے

اصحاب ہیں رسولؐ کے چاروں طرف مگر
انکو مرے علیؑ ہی کی قربت پسند ہے

جو فیصلہ کیا اسے دنیا نے حق کہا
مشکل کشا علیؑ کی عدالت پسند ہے

جائینگے منھ کے بھل وہ جہنم میں ایک روز
بے حب آل جن کو عبادت پسند ہے

محفل میں اہل بیتؑ کی ہر ایک فرد کو
زندہ امام تیری صدارت پسند ہے

اُس روز ہوگی تیری زیارت علیؑ ولی
ہمکو اسی لئے تو قیامت پسند ہے

کہتا ہوں صاف صاف سخنؔور خدا گواہ
مجھ کو عزائے شاہ میں لذت پسند ہے



منقبت امیرالمومنینؑ

اصحاب میں ہم پلۂ حیدرؑ نہ ملے گا
اس درِّ نجف کا کوئی ہمسر نہ ملے گا

کیوں کیجئے ہم پلۂ حیدرؑ کا تصورر
ہم پلۂ اصحاب و ابوزر نہ ملے گا

مرقد سے جو اٹھے گا تو جائیگا جہنم
حاسد کوپئے دید تو محشر نہ ملے گا

اک روٹی کے سائل کو قطار اونٹوں کی دے دے
ڈھونڈھے سے کوئی ایسا تو نگر نہ ملے گا

جس طرح سے وہ محفل و مجلس میں ہے ملتا
اس طرح کہیں اور سخنورؔ نہ ملے گا



منقبت مولائے کائنات

پلٹا ہے حکم نفس رسالت مآب سے
حیدرؑ کی منزلت ہے فزوں آفتاب سے

سرشار جو ہے عشق علیؑ کی شراب سے
محفوظ وہ رہے گا عذاب و عتاب سے

آنے کو آئے سیکڑوں دنیا میں انبیا
اسلام پھیلا صرف رسالت مآب سے

مشہور انبیاء میں تھا یوسفؑ کا بھی شباب
کم تھا مقابلے میں علیؑ کے شباب سے

حیدرؑ کے دشمنوں کو قیامت میں دیکھنا
جائینگے وہ سقر میں خدا کے عتاب سے

مطلب پرست ہوگئے دشمن علیؑ کے سب
چھوٹی یہ دنیا جوں ہی رسالت مآب سے

آل نبیؐ سے عشق کیا جس نے عمر بھر
محشر میں وہ بچے گا سخنورؔ عذاب سے



قطعہ

حسنؑ جان رسولؐ دو جہاں ہیں
سفیر حق امیر کارواں ہیں
محمدؐ کی قسم بعدِ محمدؐ
حسنؑ پیغمبرؐ امن و اماں ہیں

منقبت شہنشاہ ولایت

زیر چادر مصطفےؐ، شبیرؑ بھی شبرؑ بھی ہیں
فاطمہ زہرا سلام اللہ بھی حیدرؑ بھی ہیں
قاتل مرحب بھی ہیں اور فاتح خیبر بھی ہیں
سوکھی روٹی توڑنے کے واسطے لاغر بھی ہیں
بازوئے احمدؐ بھی حیدرؑ بھائی بھی داماد بھی
جانشین مصطفےؐ ہم منصب و ہمسر بھی ہیں
دیکھ لو جاکر در آل نبیؐ پر آج بھی
لوگ تن من سے فدا ہیں اور جھکاتے سر بھی ہیں
کی ہے حیدرؑ نے ازل سے ہر پیمبرؑ کی مدد
یہ نصیری کے خدا بھی مرضئ داور بھی ہیں
وہ علیؑ شیر خدا جس نے ازل سے آج تک
کی نبیوں کی مدد انسان کے رہبر بھی ہیں
کرنے والے شک حسینؑ ابن علیؑ کی پیاس پر
جان لے تو اسکے بابا ساقئ کوثر بھی ہیں
اے سخنور کیوں نہ حیدرؑ ہوں نبیؐ کے جانشیں
دشمن دیں کے لئے وہ سیف بھی لشکر بھی ہیں

منقبت ساقیٔ کوثر

مسرت ہی مسرت ہے جہاں میں نور پھیلا ہے
مبارک ہو کہ یہ جشن ولادت مرتضیٰؑ کا ہے

طلوع مہر ایماں ہے سویرا ہی سویرا ہے
اب اہل دیں کی قسمت میں اجالا ہی اجالا ہے

محمدؐ کو صبا نے آج یہ مژدہ سنایا ہے
کہ اب مشکل کشا دیں کا جہاں میں آنے والا ہے

علیؑ کا نام سنکر مرحب خود سر کو لرزہ ہے
قضا کے ڈر سے ماتھے پسینہ ہی پسینہ ہے

جو روئے یا رلائے حضرت شبیرؑ کے غم میں
بقول جعفر صادقؑ اسے جنت میں جانا ہے

مسلماں مانے اسکو یا نہ مانے یہ حقیقت ہے
فقط چودہ کی خاطر حق نے یہ عالم بنایا ہے

نہ جانے حشر کیا ہوگا بروز حشر ایسے کا
حقیقت کو غدیر خم کی جو کہتا فسانہ ہے

رجب کی تیرھیوں کو طفل وہ کعبے میں آیگا
خلیل اللہ نے جس کے لئے کعبہ بنایا ہے

جو از خود بن گئے مرسلؐ کے نائب انکی کیا گنتی
علیؑ کو وقت مشکل ہر پیمبرؐ نے پکارا ہے



منقبت مولود کعبہ

شکل انساں میں عزت مآب آگیا
جاں نثار رسالت مآب آگیا
گھر میں طالبؑ کے عالی جناب آگیا
اُس کی رحمت کا گویا سحاب آگیا
عاشقان علیؑ سے نبیؐ نے کہا
ہو مبارک تمہیں بوتراب آگیا
جسکا ثانی زمانے میں ممکن نہیں
آج وہ بندۂ لا جواب آگیا
کچھ بہت خوش ہوئے کچھ بہت جل گئے
پاس مرسل کے جب بوتراب آگیا
مثل احمدؐ کے دنیا میں حق کا ولی
لے نہج بلاغہ کتاب آگیا

عرش پر رہ کے کرتے بھی کیا مرتضیٰؑ
فرش پر جب رسالت مآب آگیا
جس نے بھی بغض حیدرؑ میں رکھا قدم
بے حساب اسکے حق میں عذاب آگیا
عقد دختر کا کس سے کریں مصطفےٰؐ
نجم گھر پر بشکل جواب آگیا
لو سخنورؔ قصیدہ لئے بزم میں
پی کے حب علیؑ کی شراب آگیا



سہرا امیرالمومنین

گوندھ کے خلد کے پھولوں سے معطر سہرا
لائے جبریل پئے ساقیٔ کوثر سہرا
اسکو جنت کی بشارت سر محفل ہی ملی
اترا منبر سے جو حیدرؑ کا سنا کر سہرا
جیسا حیدرؑ کے لئے آیا جناں سے سج کر
آیا اب تک نہ ازل سے کوئی سج کر سہرا

دشمن دیں کی نظر لگ نہ سکے سہرے کو
لائے جبریل پروں میں یوں چھپا کر سہرا

داد دینے لگے سب اہل ولا خوش ہوکر
میں نے حیدرؑ کا پڑھا جب سر منبر سہرا

کاش مقبول ہوں اشعار سخنورؔ انکے
لائے ہیں کہہ کے یہاں جتنے سخنورؔ سہرا



منقبت ساقیٔ کوثر

ازل سے ہر نبیؐ کے مرتضیٰؑ رہبر نظر آئے
اسی باعث نصیری کو علی داور نظر آئے

علیؑ کے مثل ہم کو شبرؑ و شبرؑ نظر آئے
علیؑ کے مثل عابدؑ باقرؑ و جعفرؑ نظر آئے

علیؑ کے در کی منزل کو سمجھ لیجئے بس اتنے میں
پئے سجدہ فلک سے عرش پر اختر اتر آئے

نصیری سے علیؑ کہتے رہے میں رب کا بندہ ہوں
مگر قوم نصیری کو علیؑ داور نظر آئے

علیؑ سے مہدیؑ دیں تک محمدؐ کے گھرانے میں
محمدؐ کی طرح سب نور کے پیکر نظر آئے

وصی کس کو بنائے مرسل اعظم کا دنیا میں
نگاہِ حق میں زہراؑ آپ کے شوہر نظر آئے

جو نصرانی تھے باز آئے علیؑ سے بحث کرنے سے
مقابل میں انہیں جب نور کے پیکر نظر آئے

شریک بزم جتنے ہیں علیؑ کے چھانے والے
سخنور ساتھ حیدرؑ کے لب کوثر نظر آئے



منقبت مولائے کائنات

قاتل مرحب جو ہے فتاح خیبر ہے وہی
مصطفٰےؐ کی فوج کا سردارِ لشکر ہے وہی

جو ہے مولودِ حرم مولائے قنبر ہے وہی
ہے وہ دامادِ نبیؐ زہراؑ کا شوہر ہے وہی

جو محمدؐ کا وصی ہے اور خالق کا ولی
فاتح خیبر نصیری تیرا داور ہے وہی

زیر چادر ایک جا ہیں نور پیکر پنجتنؑ
جو یمن سے آئی ہے زہراؑ کی چادر ہے وہی

جو ہے جان مصطفےٰ شبیرؑ و سرور کا پدر
ہے نصیری کا خدا ساقیٔ کوثر ہے وہی

ماں ہے جو حسنینؑ کی زوجہ علیؑ سے شیر کی
بس محمدؐ مصطفےٰ کی ایک دختر ہے وہی

جس نے کی دل سے ثنا آل نبیؐ کی عمر بھر
حق کی نظروں میں پسندیدہ سخنور ہے وہی

اہل بیتؑ پاک کی جس نے سخنور کی ثنا
دونو عالم میں مقدر کا سکندر ہے وہی



منقبت تاجدار ولایت

دھر میں جب مرے مولا کی حکومت ہوگی
اہل دنیا کو ہر اک غم سے فراغت ہوگی

دشمن آل محمدؐ سے کہا رضواں نے
خلد میں جانے کی تجھ کو نہ اجازت ہوگی

رجس جوڈھنڈتے پھرتے ہیں علیؑ کے گھر میں
انکے اسلاف کے کب خوں میں طہارت ہوگی

اے خوشا بخت کہ پھر محفل مدحت ہوگی
پھر علیؑ والوں کے چہرے پہ مسرت ہوگی

حکم خالق سے جب آئینگے امام مہدیؑ
آپ کے نور سے کعبہ کی طہارت ہوگی

حشر میں دیکھنا اے دشمن اولادِ علیؑ
ہم گہنگارں پہ اللہ کی رحمت ہوگی

آل کے عزو شرف میں جو کرے کچھ بھی کمی
کوئی ہستی ہو مگر قابل لعنت ہوگی

حسرت دید ہے اور زیست کا کچھ ٹھیک نہیں
جلوہ اک بار دکھا دو تو عنایت ہوگی

خود بخود دھر کا ہو جائیگا عالم بہتر
حکم خالق سے جو قائمؑ کی حکومت ہوگی

خدمت آل محمدؐ میں جگہ پاؤں گا میں
آل احمدؐ کی ثنا باعثِ عزت ہوگی

محفلوں میں مری شرکت سے سخنورؔ بے شک
میرے ماں باپ کو جنت میں مسرت ہوگی

منقبت برائے عید مباحلہ

بے مثل لاجواب ہے عید مباحلہ
واللہ کامیاب ہے عید مھاحلہ

ایماں کی آب و تاب ہے عید مباحلہ
اسلام کا شباب ہے عید مباحلہ

جسکے ثواب کا یہاں ممکن نہیں شمار
وہ اجر بے حساب ہے عید مباحلہ

جیسے کلام پاک کے سورے ہوں ضوفشاں
ایسی کھلی کتاب ہے عید مباحلہ

کافر شکست کھا گئے چہروں کو دیکھ کر
اس درجہ کامیاب ہے عید مباحلہ

سورج کو چاند تاروں کو تاب نظر نہیں
وہ تیری آب وتاب ہے عید مباحلہ

جو تھے مقابلے میں وہ سب ہو گئے فنا
باقی ترا شباب ہے عید مباحلہ

تاریکیوں کا ٹوٹ گیا ہے غرور آج
وہ تیری آب و تاب ہے عید مباحلہ

عید غدیر سے نہیں کم اسکی منزلت
جشن ابوتراب ہے عید مباحلہ



منقبت ابوتراب

ازل سے جسکے دل میں الفت آل عبا ہوگی
ابد تک اسکی تربت میں فضائے پرضیا ہوگی

ثنائے آل کی جب بھی کہیں محفل بپا ہوگی
ملائک کی صدا ہر شعر پر علیؑ ہوگی

نبیؐ کی آل کا شاعر ہوں میں اہل ولا سن لو
بروز حشر مدحت کی مرے رخ پر ضیا ہوگی

وفا کا تذکرہ جب بھی کہیں ہوگا زمانے میں
سر فہرست عباسؑ دلاور کی وفا ہوگی

عقیدہ ہے مرا میں اُڑ کے پہونچوں گا کسی صورت
لکھی قسمت میں گر میری ہوائے کربلا ہوگی

وقار اہل بیتؑ پاک جس جس نے گھٹایا ہے
یزید نحس جیسی ایسے لوگوں کی سزا ہوگی

وہاں پر حضرت زین العباؑ تشریف لائینگے
جہاں پر مجلس سبط رسولؐ دوسرا ہوگی

ظہور قائمؑ آل نبیؐ ہوگا جو دنیا میں
جہاں کی ہر حکومت آپ ہی کے زیر پا ہوگی

قصیدہ لے کے آئے ہیں سخنور بزم مدحت میں
مرے گھر میں ثنائے آل پاک مصطفےٰؐ ہوگی



منقبت ساقیِ کوثر

وہی پائیگا شاعر جام کوثر دست حیدرؑ سے
سخنور جو بھی وابستہ رہے آل پیمبرؐ سے

ہوا کعبہ مطہر جس گھڑی خوشبوئے حیدرؑ سے
صدائے حیدری گونجی ہر اک سو بام سے در سے

نہ پوچھو بدر سے صفین سے خندق سے خیبر سے
فضائل حیدرؑ کرار کے پوچھو پیمبرؐ سے

رہیں محفوظ مومن دھر میں ہر بانی شر سے
یہی میری دعا ہے حضرت شبیرؑ و شبرؑ سے

مصیبت ہو نہیں سکتی کبھی اس شخص پر نازل
کوئی نادِ علیؑ پڑھتا ہوا نکلے اگر گھر سے

وصی تمکو مبارک ہو ابو طالبؑ نے فرمایا
نبیؐ حیدرؑ کو لائے جس گھڑی اللہ کے گھر سے

میں حیدرؑ کا ثناخواں ہوں مجھے حیدرؑ بچائیں گے
سفر سے برزخ پرحول سے اور قبر کے ڈر سے

دعا دیتا ہوا جنت کی جانب اڑ گیا فطرس
نوازہ ابن حیدرؑ نے اسے جس وقت شہ پر سے

یہ شعر و شاعری کا مشغلہ جب سے ہے اپنایا
ثنائے آلِ پیغمبرؐ سنی سب نے سخنور سے

☆☆

منقبت مشکل کشائے دو جہاں

اہل بیت پاک کی جتنی بھی مدحت کیجئے
رب سے حاصل اتنا ہی اجر رسالت کیجئے

دشمن حیدرؑ سے پہلے تو برأت کیجئے
پھر علیؑ سے آپ اعلان ولائت کیجئے

جو زباں پر ہو وہی دل میں علیؑ سے عشق ہو
آل سے اس طرح اظہار ولایت کیجئے

حکم لایا تھا خدا سے جو علیؑ کے واسطے
اس فرشتے کی قصیدہ میں بھی مدحت کیجئے

جس طرح روزہ نماز و حج ہے واجب آپ پر
کربلا کی بھی اسی صورت زیارت کیجئے

کہتے ہیں بے حب اہل بیتؑ سب بیکار ہے
زندگی بھر آپ جتنی بھی عبادت کیجئے

کیا کہیں اسکو بغاوت کے سوا اہل ولا
کھائیں جس تھالی میں اسکی ہی مذمت کیجئے

اے سخنورؔ حکم مرسل کیو ملا اللہ سے
خم کے میداں ہی میں اعلان خلافت کیجئے



منقبت مولائے کائنات

انہیں کولا کے دیتے ہیں فرشتے جام کوثر کے
گدا گر جو رہے ہیں مصطفےؐ کی آل کے در کے

بناتا کس کو بعد مصطفےؐ حق دین کا رہبر
نہ ہم رتبہ تھا کوئی شخص اس دنیا میں حیدرؑ کے

وہ جنت تو کجا جنت کی خوشبو پا نہیں سکتے
مخالف زندگی میں جو رہے شبیرؑ و شبر کے

کئے ہیں ظلم اعدا نے محمدؐ سے محمدؐ تک
نہ آئیں ہستیاں یہ رعب میں اک بھی ستمگر کے

جسے اک فرقہ کہتا ہے خدا ابتک مسلمانو!
وہی تو خاص بندے ہیں نبیؐ کے بعد داور کے

ملک جنت سے آتے تھے علیؑ کی زیست میں جیسے
لگاتے آج بھی چکر ہیں انکے قصر انور کے

مرادیں آئیں بر ان سبکی اے پیغمبرؐ اکرم
محبؔ بیٹھے ہیں جنتے بھی یہاں ساقی کوثر کے

علیؑ میں اور نبیؐ میں فرق ممکن ہی نہیں کوئی
محمدؐ اور علیؑ ہیں نور کے پیکر برابر کے

زمانے میں اگر ہو کوئی بھی عورت تو بتلاؤ
برابر مرتبے میں ہو جو پیغمبرؐ کی دختر کے
جہاں پر مرتبوں میں فرق ہو یہ وہ نہیں محفل
یہاں تو سب سخنؔور رکھتے ہیں رتبے برابر کے



منقبت امیرالمومنینؑ

بنت اسد نے دیں کو وہ تحفہ نیا دیا
اجڑاہوا مکان خدا کا بسا دیا
بنت اسد کی گود میں آئینگے مرتضیٰؑ
کعبے میں حق نے ایک نیا در بنا دیا
مداحِ رسولؐ اور آلِ رسولؐ نے
حرؑ کی طرح سے میرا مقدر بنا دیا
بت سارے منہ کے بھل گرے پائے رسولؐ پر
حیدرؑ نے آکے کعبے کو کعبہ بنا دیا
آیا قریب جھولے کے جو ایک اژدھا
دو ٹکڑے کرکے اسکو علیؑ نے مٹا دیا

پڑھ کر علیؑ کی شان میں اشعار منقبت
ہم نے منافقین کے دلوں کو جلا دیا

احمدؐ کو حق نے مرسل اعظم کی دی سند
مولا علیؑ کو فاتح خیبر بنا دیا

حق نے علیؑ میں دیکھ کے اوصاف بے شمار
مشکل کشائے اہل زمانہ بنا دیا

مولائے کائنات کی آمد کے فیض سے
خالق نے کاینات کو بالکل سجا دیا

مدح علیؑ کا دیکھ سخنورؔ یہ معجزہ
تجھ کو سخنوروں میں سخنورؔ بنا دیا



منقبت نفس رسولؐ

قصیدہ سننے سے پہلے کی یہ ضرورت ہے
درود پڑھئے کہ اسکی بھی یاں سعادت ہے

علیؑ کتابِ مبیں ہے کتاب آیت ہے
علیؑ کے دم سے چلی دھر میں امامت ہے

علیؑ کا جشن منانا ہماری سیرت ہے
علیؑ کے جشن سے جلنا عدو کی عادت ہے
سخنؔور اس میں بھی آل نبیؐ کی مدحت ہے
ہوئی جو پہلے قصیدوں سے یاں تلاوت ہے
مکین خلد ہوں یا ہوں مکیں کون و مکاں
سبھی کو جشن علیؑ سے بڑی مسرت ہے
ولادت اور شہادت خدا کے گھر میں ہوئی
فقط علیؑ کی یہ کونین میں فضیلت ہے
خلفیہ خم میں بنایا جسے پیمبرؐ نے
اسی کا جشن ولادت اسی کی مدحت ہے
وصی نبیؐ کا بنایا علیؑ کو قدرت نے
جو حق کی بات نہ مانے اسی پہ لعنت ہے
خدا نے شاعر آل نبیؐ کیا مجھ کو
نبیؐ و آل نبیؐ کی بڑی عنایت ہے
چلے تو آئے علیؑ کو وہ تہنیت دینے
چھپی ہوئی دل دشمن میں پر کدورت ہے
ہے الفت آپ کو حیدرؑ سے اور عدو سے بھی
نبیؐ سے آپ بتائیں یہ کیسی الفت ہے

منقبت کل ایماں

سکون قلب کو دل کو قرار دیتا ہے
علیؑ کا ذکر مقدر سنوار دیتا ہے

جو ہم کو مدح علی کا شعار دیتا ہے
مکان خلد میں وہ بے شمار دیتا ہے

اسی کے واسطے جنت ہے جام کوثر ہے
جو عمر عشق علیؑ میں گذار دیتا ہے

خدا علیؑ کے غلاموں کو دیتا ہے جنت
عدوئے آل نبیؐ کو وہ نار دیتا ہے

علیؑ کے چاہنے والو قریب آجاؤ
بلال خم یہ صدا بار بار دیتا ہے

نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن علیؑ کا قرآں میں
ہر اک کو حکم یہ پروردگار دیتا ہے

جو عمر کرتا ہے شان نبیؐ میں گستاخی
خدا کا شیر اسے جاکے مار دیتا ہے

یقیں ہے ہم کو کہ اک روز آئینگے مولا
تبھی تو لطف ہمیں انتظار دیتا ہے

علیؑ کے دشمنوں دیکھو مرے علیؑ کا بیاں
قرار دل کو تو رخ کو نکھار دیتا ہے
ڈرو نہ عشق علیؑ میں یہ میثم تمار
کٹی زباں سے صدا بار بار دیتا ہے
قصیدہ سنکے سخنور سے مدح مولا میں
خوشی سے داد ہر اک بار بار دیتا ہے



منقبت مولائے غدیر

(برائے جشن غدیر۔ برمکان عرفان زنگی پوری)

مصرعہ طرح: اتمت کی صہبا ہے اکملت کا شیشہ ہے

منبر پہ سخنور ہے حیدرؑ کا قصیدہ ہے
اللہ ہی اب جانے کتنا بڑا رتبہ ہے
اتمت کی صہبا ہے اکملت کا شیشہ ہے
ساقی ہیں نبیؐ جسکے میخانہ یہ ایسا ہے
حیدرؑ کی ولایت کا اعلان ابھی کردو
گو تپتا ہوا میداں مانا کہ یہ صحرا ہے

مئے خوب پئیں چھک کر اب خم میں علیؑ والے

اتممت کی صہبا ہے اکملت کا شیشہ ہے

ہے بعد میرے حیدرؑ بے فصل مرانائب

منبر سے پیمبرؐ نے دل کس کا جلایا ہے

بخٍ تو زباں پر ہے لیکن ہے عیاں یہ بھی

اعلان پیمبرؐ نے دل انکا جلایا ہے

جنگل ہے بیاباں ہے تپتا ہوا صحرا ہے

اڈے ہوئے ہیں حاجی اترا ہوا چہرہ ہے

جو بڑھ گئے آگئے ہیں وہ پیچھے پلٹ آئیں

اور خیر عمل لب پر ہر ایک کا نعرہ ہے

ادنیٰ سا سخنورؔ ہے مداح علیؑ لیکن

خالق کی نگاہوں میں رتبہ مگر اعلیٰ ہے



منقبت مولادِ کعبہ

بزم مدحت ہے سبھی عاشق حیدرؑ آئے
چند اشعار لئے اپنے سخنور آئے

شور ہے دھر میں دامادِ پیمبرؐ آئے
آج استاد ملک ساقی کوثر آئے

جیسے ہی خانۂ معبود میں حیدرؑ آئے
ان سے ملنے کے لئے شافع محشر آئے

آج کعبے میں محمدؐ کے برادر آئے
اے شیعوں تمکو مبارک ہو کہ حیدرؑ آئے

دشمن دین خدا معجزے، جادو سمجھے
اہل ایماں کو نظر جلوۂ حیدرؑ آئے

گونج تھی صل علی صل علیؑ کی ہر سمت
کعبے میں جیسے ہی احمدؐ کے برادر آئے

میں تھا مصروف ثنا گوئی میں گھر میں اپنے
میری خدمت کے لئے خلد کے نوکر آئے

حشر کے روز مری پیاس بجھانے کیلئے
جسکا مداح ہوں وہ ساقی کوثر آئے

زندگی حق نے عطا کی ہے دوبارہ مجھ کو
کرنے حیدرؑ کی ثنا یوں سر منبر آئے

جیسے ہی ہم نے عزاخانے میں رکھا قدم
لوگ کہنے لگے مداح سخنور آئے



منقبت تاج دار غدیر

مدحت آلِ نبیؐ سے بڑھی عزت میری
میرے حصے میں ثنا آئی یہ قسمت میری

جو بلاتا ہے بلا عذر چلا جاتا ہوں
مجھ سے ہوتی ہے قضا کب یہ عبادت میری

اس لئے کرتے ہیں دنیا میں مری سب عزت
میں ہوں مداح علیؑ بھاتی ہے مدحت میری

بولے حیدرؑ کوئی جنت میں کہاں جائیگا
ہوگی رضوان کو جب تک نہ اجازت میری

اپنی امت سے نبیؐ کہتے رہے تابہ حیات
بھولنا تم نہیں قرآں کو نہ عترت میری

پڑھ کے جو نادِ علیؑ گھر سے نکلتا ہوں میں
حادثے کرتے ہیں خود بڑھ کے حفاظت میری

چومتے ہیں مرے ہونٹوں کو ملک آ آ کے
میں ثنا کرتا ہوں وہ کرتے ہیں مدحت میری

رات دن دشمن اسلام پہ لعنت کرنا
سب کو معلوم ہے بچپن سے یہ عادت میری

دل میں حسرت یہ پس مرگ سخنؔور کی ہے
تیری دہلیز ہو اور ہو وہاں تربت میری



منقبت مادر جناب عباسؑ

در پہ حیدرؑ کے جھکایا اپنا سر ام البنین
گھر میں حیدرؑ کے ہوئیں پھر جلوہ گر ام البنین

پہونچوں میں بھی روضۂ عباسؑ پر ام البنین
کاش میری جسم میں لگ جائیں پر ام البنین

آپ کی مدحت کروں میں عمر بھر ام البنین
ہو عطا میری زبان کو بھی اثر ام البنین

بزم مدحت میں فرشتے آئے ہیں سب عرش سے
ساکن جنت بھی ہیں یاں جلوہ گر ام البنین

آسماں سے آکے کرتے ہیں ملک سجدے یہاں
نازش عرش بریں ہے ترا گھر ام البنین

دیکھا جائے تو یہ تیرے شیر کی تاثیر ہے
ہے وفاؤں کا خدا تیرا پسر ام البنین

آپکے بیٹے سے عیسیٰؑ کا مقابل ہو بھی کیا
فخر مریمؑ نے کہا اپنا پسر ام البنین

اے سخنور آئینگی محشر مین بخشش کے لئے
ہے یقیں مجھ کو کہ رکھتی ہیں اثر ام البنین



منقبت مولائے دو جہاں

خانۂ معبود میں جس طرح سے حیدرؑ ملے
فاطمہؑ سے ویسے ہی شبیرؑ اور شبر میں

خانۂ معبود میں دو نور کے پیکر ملے
یا پیمبرؐ کو وصی و جانشیں حیدرؑ ملے

اسلئے احمدؐ نے حیدرؑ کو بنایا جانشیں
اپنے جیسے جب علیؑ میں آپکو جوہر ملے

بس خدا کے نور سے پیدا وہی ہیں پانچ تن
سائے میں چادر کے جو معصوم کے گھر پر ملے

نسل سے عمران کی دیں کی بقا کے واسطے
مرتضیٰؑ آثار مہدیؑ نور کے پیکر ملے

گھر میں اہل بیتؑ کے دیکھا یہی تاریخ میں
مثل خدمت گار کے حور و ملک نوکر ملے

آنکھ سے آنسو نکل آئے خوشی کے جوش میں
حضرت شبیرؑ جب مجھ کو لب کوثر ملے

ہو نہیں سکتا سخنورؔ وہ کبھی مداح آل
رکھ کے کینہ دل میں گر کوئی ثنا گستر ملے



منقبت امیر المومنین

آج کعبے میں جونہی مرضی داور پہونچا
اس سے ملنے کے لئے حق اک پیمبرؐ پہونچا

مدحت آل نبیؐ کرنے سخنور پہونچا
جو ہے واللہ مقدر کا سکندر پہونچا

سورما نام کے میداں سے جو پلٹے نا کام
لے کے خیبر علم فاتح خیبر پہونچا

تو ہی کعبہ یہ بتا کون ہے ایسا مہماں
جس سے ملنے کے لئے حق کا پیمبرؐ پہونچا

سبھی محشر میں ملے دفتر اعمال لئے
میں قصیدے لئے اپنے سر محشر پہونچا

میرے ہمراہ گئی حب علیؑ کی دولت
میں تو محشر میں بھی پہونچا تو تونگر پہونچا

خاک میں مل گئے ارمان دلی غیروں کے
در حیدرؑ پہ جونہی عرش سے اختر پہونچا

خود ملا ساقیٔ کوثر سے اسے ساغر آب
روزِ محشر جو سخنور لب کوثر پہونچا

منقبت مولائے کائنات

بجز اللہ و پیغمبرؐ علیؑ کو کس نے سمجھا ہے
جو پیمبرؐ کا رتبہ ہے وہی حیدرؑ کا رتبہ ہے

لکھا ہر اک مورخ نے یہی تحقیق سے اپنی
علیؑ بعد نبیؐ ہر ایک سے افضل و اعلیٰ ہے

علی کے وقت پیدائیش یہ ہاتف کی ندا آئی
طلوع مہر ایماں ہے سویرا ہی سویرا ہے

غدیر خم میں یہ حجاج کو مرسلؐ نے سمجھایا
ہمارا جانشیں قدرت نے حیدرؑ کو بنایا ہے

علی نے فاتح خیبر لقب اس ماہ میں پایا
رجب رمضان کی صورت فضیلت کا مہینہ ہے

وہ کیا باغ فدک معصومہ کو بعد نبی دیتا
جو سمجھے مال و زر اسلام کا اپنا ہی اپنا ہے

علیؑ کا نام لے لے ڈوبنے والا جو طوفاں میں
تو اسکے واسطے گرداب بھی گویا کنارہ ہے

نجف، مکہ، مدینہ، سامرہ و کربلا واللہ
جہاں جاؤ ارم جیسا نظارہ ہی نظارہ ہے

علی کا مرتبہ سمجھیں عدو اس واسطے حق نے
نبیؐ کے دور میں خود اپنے کعبے میں اتارا ہے

جب آئے خانۂ کعبہ میں حیدرؑ تب نبیؐ بولے
رجب کی تیرھویں ہے آج میرا بھائی آیا ہے

خدا کے نور سے ہیں مصطفیٰؐ، زہراؑ، علیؑ، شبرؑ
حسینؑ ابن علیؑ جن سے اجالا ہی اجالا ہے

قبول خاطر اقدس قصیدہ ہو سخنور کا
مرے مولا کھلے دل سے یہی اسکی تمنا ہے

☆☆

منقبت حضرت علیؑ

(طرحی محفل برمکان عرفان زنگی پوری)

مصرعہ طرح: حیات وموت ہے فقط اسی کے اختیار میں

علی ہی انتخاب ہے نگاہ کردگار میں
خدا کا ہے رسولؐ بھی علی کے انتظار میں

ہے جشن مدح مرتضےٰؑ ہمارے اس دیار میں
کھلے ہیں پھول ہر طرف ہوائے خوش گوار میں

میں گھر سے کہہ کے یا علیؑ نکلتا ہوں دیار میں
میں صبح و شام رہتا ہوں دعاؤں کے حصار میں

جو ہیں نبی کا جانشیں جو ہے علیؑ کا جانشیں
حیات موت ہے فقط اسی کے اختیار میں

وہ تھے نبیؐ کے ساتھ تو مگر نہ مانتے تھے بات
وہ دشمنوں کے خوف ہی سے رو دیے تھے غار میں

ملے گا کوثر و ارم جزا کے دن انہیں فقط
جو لوگ ڈوبے رہتے ہیں علیؑ تمہارے پیار میں

یہ کون آ گیا یہاں کچھ اس طرح کا نور ہے
رہا نہ کوئی فرق آج لیل اور نہار میں

نبیؐ کے بعد دھر میں ہوئے خلیفہ چار چار
مگر یہ حق علیؑ کا تھا کہوں گا میں ہزار میں

نہ خوف تخت و تاج کا نہ فکر کوئی موت کی
علیؑ سے عشق ہے اگر تو کیا ہے گیر و دار میں

خدا کی بارگاہ میں سخنور اب دعا ہے یہ
رہے مرا شمار بھی علیؑ کے بادہ خوار میں



منقبت مولائے غدیر

کامل ہوا ہے دین پیمبرؐ غدیر میں
نائب بنے ہیں نبیؐ کے جو حیدرؑ غدیر میں

شبیرؑ خوش ہیں شاد ہیں شبرؑ غدیر میں
مولا بنے بتولؑ کے شوہر غدیر میں

جو ہستیاں تھی طاہر و اطہر غدیر میں
انکو ملا رسولؐ سے رہبر غدیر میں

مولا مری طرح سے علیؑ بھی سبھی کے ہیں
اعلان کر رہے ہیں پیمبرؐ غدیر میں

پڑھنے لگے درود محبان اہل بیتؑ
ہاتھوں پہ تھے رسولؐ کے حیدرؑ غدیر میں

اب تک امام باڑوں میں اسکی ہے یاد گار
بنوا یا تھا نبیؐ نے جو منبر غدیر میں

دیکر کے تہنیت وہ علیؑ کو مکر گئے
ایسے بھی بد نسب تھے سخنور غدیر میں



منقبت تاجدار ولایت

ایسے ویسوں کو نہ مولا نہ خلیفہ کہنا
جو نصیری کا خدا ہو اسے مولا کہنا

جسکو احمد نے وصی اپنا بنایا خم میں
اے مسلمانوں اسے اپنا خلیفہ کہنا

اے مسلمانوں اگر کچھ بھی ہے غیرت تم کو
ہم علیؑ والوں کو تم اپنے سے اعلیٰ کہنا

یہ ہے مولا کا کرم مدح علیؑ میں ورنہ
غیر ممکن ہے کسی کو بھی قصیدہ کہنا



منقبت بنت رسولؐ

وہ جسکی عمر بھر تعظیم کی میرے پیمبرؐ نے
اسی کے گھر کا دروازہ جلایا اک ستمگر نے

بنایا یہ جہاں جنکے لئے خلاقِ اکبر نے
انھیں تا عمر ایذا دی تھی اصحاب پیمبرؐ نے

نہ پائی منزلت ایسی کسی نے دونوں عالم میں
کہ جیسی منزلت پائی ہے معصومہؑ کے شوہر نے

یہی تاریخ میں اسلام کی ہم کو ملا اب تک
بچایا دین کو بارہ نے، چودہ نے، بہتر نے

یہی چرچہ زبانوں پر رہا برسوں مدینے میں
عروس نو کو بخشی زندگی بنت پیمبرؐ نے

کہیں تاریخ عالم میں جواب اس کا نہیں ملتا
وفا اس طرح کی دنیا میں عباسؑ دلاور نے

قیامت سے بھی بڑھ کر ہے وہ دن اپنی نگاہوں میں
حسینؑ ابن علیؑ پر جان دی جس دن بہتر نے

فلک کے رہنے والوں نے علیؑ کا مرتبہ جانا
کیا سجدہ در زہراؑ پہ جب تابندہ اختر نے

ملے چاروں طرف سے لعنتوں کے طوق رشدی کو
وقار مرسل اعظمؐ گھٹایا ہے ستمگر نے

زیارت سب سے پہلے میں کروں گا مہدی دیں کی
کہا یہ فخریہ انداز میں ہوگا سخنورؔ نے



منقبت مادر حسینؑ

کنیز خاص خدا صاحب صفات کثیر
جناب فاطمہؑ بنت رسولؐ عرش سریر

بیان کیا کریں زہراؑ کی عزت و توقیر
کہ جسکی شان میں آئی ہو آیۂ تطہیر

پدر ہیں احمدؐ مختار ماں خدیجہ ہیں
علیؑ ہیں آپکے شوہر جری و خیبر گیر

علیؑ وہ شافع محشر وہ دو جہاں کے امام
کہ جس سے جنگ میں لرزاں تھے سب صغیر و کبیر

فرشتہ موت کا گھر پر ہے اذن کا طالب
بغیر اذن چلے آئے گھر میں چند شریر

عروس نو کو پس مرگ زندگی بخشی
خوشا نصیب یہ عزت یہ آپکی توقیر

جناب فاطمہ زہراؑ کی اور زینبؑ کی
ملی عمل میں عبادت میں ایک سی تصوری

ہوئے جو سید و سردار ساکنان جناں
وہ بیٹے آپ کے دونوں ہین شبرؑ و شبیرؑ

ثنائے آل کی خاطر ہوں آج منبر پر
کجا رسولؐ کا منبر کجا میں عبد حقیر
بفیض آل نبیؐ دیکھنا سخنورآ کو
ملے گی دہر میں شہرت ضرور عالمگیر



منقبت بنت رسولؐ

یہ میری مدح خوانی اولاد مصطفےٰؐ کی
تاثیر ہے یہ میرے ماں باپ کی دعا کی
دختر ہیں مصطفےٰؐ کی، زوجہ ہیں مرتضیٰؑ کی
ماں ہیں جناب زہراؑ شبیرؑ و مجتبیٰؑ کی
پڑھ کے نماز حق کی زہراؑ نے جب دعا کی
مردہ دلھن کو حق نے پھر زندگی عطا کی
رندوں کو اب ملیں گے چودہ ولا کے ساغر
آمد رسولؐ حق کے گھر میں ہے فاطمہؑ کی
دوزخ کے شعلے اسکو بڑھ کر سمیٹ لینگے
مانی نہ بات جس نے دامادِ مصطفےٰؐ کی

اسکا نصیب پھوٹا، انجام اسکا بگڑا
ٹھکرائی بات جس نے اولاد مصطفےؐ کی

وہ دل سے دور کردے خواب و خیال جنت
توہین جس نے کی ہو سلطانِ کربلا کی

حد نگاہ تک ہے اک روشنی کا عالم
ہے آج آمد آمد اک شمع مصطفےؐ کی

جز مرتضیٰؑ نہ ہوگا جسکا جواب کوئی
حق نے رسولؐ حق کو اولاد وہ عطا کی

اس جشن میں سخنورؔ جو مومنیں ہیں شامل
تاحشر انکے سر پر رحمت رہے خدا کی

☆☆

منقبت زوجۂ نفس رسولؐ

محشر میں کیا وہ ہونگے پیمبرؐ کے آس پاس
دنیا میں جو ملے نہیں حیدرؑ کے آس پاس

پڑھ دیں درود آئی ہیں دنیا میں فاطمہؑ
اہل ولا جو بیٹھے ہیں منبرؐ کے آس پاس

حیدرؑ رہیں گے حشر میں احمدؐ کے ساتھ ساتھ
اور ہم رہیں گے ساقیِ کوثر کے آس پاس

ان مفتیوں سے پوچھیں گی محشر میں فاطمہؑ
بیٹھے تھے جو یزیدِ ستمگر کے آس پاس

کرب و بلا میں صبح سے تا شام قتل شاہ
سر ننگے فاطمہؑ رہیں سرورؑ کے آس پاس

پڑھ لیں درود فاطمہؑ پر فاطمین میں
بیٹھے ہیں جو بھی آج سخنور کے آس پاس



منقبت معصومۂ عالم

وہی پائینگے حق سے بس دیار فاطمہ زہراؑ
رہے جو زندگانی بھر نثارِ فاطمہ زہراؑ

علیؑ مرسلؐ کے ناب تاجدارِ فاطمہ زہراؑ
علیؑ حق کے ولی ہیں شہریارِ فاطمہ زہراؑ

جلایا جائیگا دوزخ میں وہ معصومہ کا دشمن
گھٹایا جس نے ہے کچھ بھی وقارِ فاطمہ زہراؑ

علیؑ کے لاڈلے ہیں گوشوار عرش خالق کے
یہ ہیں شبیرؑ و شبرؑ شاہکارِ فاطمہ زہراؑ

دولھن کو زندگی دیکے یہ دنیا کو کیا ثابت
ہے موت و زیست پر بھی اختیارِ فاطمہ زہراؑ

فقط انکی شفاعت پر ملے گا گلشن جنت
قیامت میں بھی ہوگا اقتدارِ فاطمہ زہراؑ

سخنورؔ کی تمنائے دلی ہے اپنے خالق سے
دکھا دے زیست میں اسکو مزارِ فاطمہ زہراؑ



منقبت سردارِ نساء العالمینؑ

جو ہے فخر مریمؑ و حواؑ جہاں میں محترم
اسکی مدحت میں قصیدہ پڑھ رہے ہیں آج ہم

سیدہؑ ہیں عالم نسواں سے سب سے محترم
انکی توصیف و ثنا کرتے ہیں اس محفل میں ہم

سیدہؑ کے گھر میں رکھتے ہیں ملائک یوں قدم
جیسے ہے یہ اک عبادت گاہ سردار امم

یہ ہے تاثیر محبت یا ہے طینت کا فروغ
انکا نام آتے ہی کیوں ہوتی ہے میری آنکھ نم
کیا اٹھا سکتا ہے دنیا میں کوئی اس درجہ غم
جتنے زہراؑ نے اُٹھائے زندگی میں ہیں ستم
عقد ہوگا فاطمہ زہراؑ کا اس بندے کے ساتھ
توڑ کے پھینکے گا جو اللہ کے گھر کے صنم
دیکھ لیں سب عاشق آلِ پیمبرؐ دیکھ لیں
دشمن آل نبیؐ پر ہورہے ہیں اب ستم
حشر تک وہ قوم رہ سکتی نہیں آرام سے
جس نے دنیا میں دیئے معصومہؑ عالم کو غم
سیدہؑ جب آئیں تو تعظیم کو مرسلؐ اٹھے
اہل دنیا دیکھ لیں کتنی ہیں زہراؑ محترم
سلسبیل و کوثر و تسنیم کی جن کو ملے
کیوں پئیں وہ بادہ نوشان تولا جام جم
شاعر آل پیمبرؐ ہوں سخنور اس لئے
عالم برزخ کی پرشس کا نہیں ہے کوئی غم



منقبت در بتولؑ

پہلے مل کر کہیں تکبیر درِ زہراؑ پر
پھر قصیدہ کریں تحریر درِ زہراؑ پر

ملتی ہے ذہن کو تنویر درِ زہراؑ پر
بنتی ہے یوں مری تقدیر درِ زہراؑ پر

لے کے وہ حسب طلب اپنی مرادیں پلٹا
آگیا جب کوئی دلگیر درِ زہراؑ پر

کب کسی اور کے در کو یہ شرف حاصل ہے
آئی ہے آیۂ تطہیر درِ زہراؑ پر

آسماں والے ملائک نہ یہاں کیوں آئیں
ملتی ہے عزت و توقیر درِ زہراؑ پر

اسکو آسان ہوا خلد و ارم کا جادہ
آگیا جب کوئی رہگیر درِ زہراؑ پر

اپنے آنے کی خبر اس طرح دیتے تھے نبیؐ
کہتے تھے آن کے تکبیر درِ زہراؑ پر

حضرت بوذرؓ و سلمانؓ، بلالؓ حبشی
پاگئے عزت و توقیر درِ زہراؑ پر

باب زہراؑ پہ سخنور نے قصیدہ جو پڑھا
مل گئی خلد کی جاگیر درِ زہراؑ پر



منقبت شہزادیٔ کونینؑ

یا خدا روشن رہے دنیا میں مدحت کا چراغ
اور گل ہوجائے ارباب عداوت کا چراغ

ہے منور ہر طرف جشن ولادت کا چراغ
فاطمہ زہراؑ کی آمد پر مسرت کا چراغ

عظمت و کردار کا زہراؑ کی عصمت کا چراغ
حشرت تک روشن رہے گا انکی زینت کا چراغ

حضرت معصومۂ عالم کی نسل پاک سے
پردۂ غیبت میں ہے روشن امامت کا چراغ

حشر کے دن حشر اسکا اہل ایماں دیکھنا
جس نے بھی گل کردیا زہراؑ کی تربت کا چراغ

جو خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
ہونہیں سکتا کبھی گل انکی مدحت کا چراغ

اسلئے مہدیِ دیں ہیں پردۂ غیبت میں آج
حشرت تک جلتا رہے تا کہ مشیت کا چراغ

فاطمہؑ جز و رسالت ہیں پیمبرؐ نے کہا
کیا بجھائے گا کوئی انکی فضیلت کا چراغ

اے جناب سیدہؑ یہ ہے سخنور کی دعا
قبر میں روشن رہے اشعارِ مدحت کا چراغ



منقبت مادر زینبؑ

اسکی ثنا کروں میں بھلا کس زبان سے
جسکو رسولؐ چاہتے تھے بڑھ کے جان سے

جشن نبیؐ کے ساتھ منائے جو جشن آل
وہ شخص خلد جائے بڑی آن بان سے

اس درجہ احترام تھا چشم رسولؐ میں
امّ ابیھا کہتے تھے بیٹی کو شان سے

خوشبو جو آرہی ہے خدیجہؑ کے گھر سے آج
ایسی مہک نہ آئی کسی گلستان سے

میں بندۂ ذلیل وہ معصومۂ جناں
مدح و ثنا ہو فاطمہؑ کی کس زبان سے

پھر بھی نہ باز آئینگے انکی ثنا سے ہم
گذریں ہزار بار بھی گر امتحان سے

اس درجہ شادماں نہ ملائک ہوئے کبھی
جتنے تھے خوش وہ سیدہؑ کے در کی نان سے

ہو اسکے لب پہ صرف ثنا اہل بیتؑ کی
یارب سدھارے جب بھی سخنور جہان سے



منقبت زوجۂ نفس رسولؐ

وہ جو نبیؐ کے جسم کا ٹکڑا ہے فاطمہؑ
زوجہ علیؑ کی دہر میں یکتا ہے فاطمہؑ

تیرے حسنؑ حسینؑ کو چن کر جہان میں
سردارِ خلد حق نے بنایا ہے فاطمہؑ

تعظیم جسکی کرتے تھے مرسل حیات میں
وہ صرف بنت مصطفےٰؐ زہرا ہے فاطمہؑ

حوّا ہوں یا کہ مریمؑ و سارہؑ ہوں کوئی ہو
ان سب سے مرتبے میں تو اعلیٰ ہے فاطمہؑ
لیکے مرادیں جائے سخنور کی طرح وہ
محفل میں تیری آج جو آیا ہے فاطمہؑ

☆☆

منقبت معصومۂ عالمؑ

جہاں میں آج جو چاروں طرف اسلام پھیلا ہے
جناب فاطمہؑ اور انکی اولادوں کا صدقہ ہے
نبیؐ نے گلشن اسلام کو ایسا سنوارا ہے
خزاں تا حشر آسکتی نہیں خالق کی منشاء ہے
جو حاجی کربلا کو چھوڑ کے حج کرنے جاتے ہیں
پیمبرؐ ان سے پوچھیں گے کہ بغض کربلا کیا ہے
مظالم کرنے والوں سے نبی محشر میں پوچھیں گے
بتاؤ میرے اہل بیتؑ کی آخر خطا کیا ہے
جناب فاطمہؑ زہرا کی آمد تھی اسی باعث
خدا نے سارے عالم کو سجایا اور سنوارا ہے

سخنورؔ کہہ دو با اعلان یہ اسلام والوں سے
مسلماں کے لئے اجر رسالت حب زہراؑ ہے



منقبت بتولؑ

مدینہ فاطمہؑ کا ہے، یہ کعبہ فاطمہؑ کا ہے
یہ کوثر فاطمہؑ کا ہے یہ طوبیٰ فاطمہؑ کا ہے

زمین و آسماں دونوں پہ قبضہ فاطمہؑ کا ہے
بروزِ حشر بخشش کا سہارا فاطمہؑ کا ہے

پڑھیں صلواۃ اہل بزم خوش ہو کے مسرت میں
یہی محفل فاطمہؑ کی ہے، یہ جلسہ فاطمہؑ کا ہے

جہاں میں لائی ہیں تشریف خاتون جناں زہراؑ
تو حوران جناں نے گھر سجایا فاطمہؑ کا ہے

پڑھیں قرآن گر چشم بصیرت سے تو ظاہر ہے
سجا قرآن کے لب پر قصیدہ فاطمہؑ کا ہے

سر منبر ثناخواں ہوں جو اس بزم مسرت میں
پئے خوشنودیٔ احمدؐ قصیدہ فاطمہؑ کا ہے

خدا بندے کی حاجت رد نہیں کرتا کبھی ہر گز
دعا میں گر وسیلہ اور حوالہ فاطمہؑ کا ہے

شیعہ اک اک چلا جائے نہ جب تک باغِ جنت میں
نہ جاؤں گی جناں میں بھی یہ کہنا فاطمہ کا ہے
اٹھے تعظیم کرنے جس کی دوعالم کا پیغمبرؐ
یہ عزت فاطمہؑ کی ہے یہ رتبہ فاطمہؑ کا ہے
وہ دنیا تھی جہاں تم کرلیا کرتے تھے من مانی
یہ محشر ہے عدوئے دیں اجارہ فاطمہؑ کا ہے
پیمبرؐ خیریت کے واسطے ہر روز آتے ہیں
یہ منزل فاطمہؑ کی ہے یہ رتبہ فاطمہؑ کا ہے
سخنؔور جو بھی مداح علیؑ آیا ہے روضے میں
لگائے دل سے وہ اپنے قصیدہ فاطمہؑ کا ہے



قطعہ

بس حسنؑ اور حسینؑ ابن علیؑ کے دم سے
دین باقی ہے رسولؐ عربی کا اب تک
اک محمدؐ کے لئے خلق ہوئی یہ دنیا
ایک کے واسطے باقی ہے یہ دنیا اب تک

منقبت دختر رسولؐ

شبرؑ و شبیرؑ کی زینبؑ کی ماں ہیں فاطمہؑ
مالک فردوس خاتونِ جناں ہیں فاطمہؑ

آپ کی آمد سے روشن دو جہاں ہیں فاطمہؑ
آپ کی آمد سے خوش پیرو جواں ہیں فاطمہؑ

تہنیت دینے جناں سے عاصیہؑ حوّاؑ چلیں
پوچھتی آئی ہیں مریمؑ کہ کہاں ہیں فاطمہؑ

اے صبا جاکر سنا دے یہ قصیدہ بھی وہیں
دیکھنا فردوس میں اس دم جہاں ہیں فاطمہؑ

عرش سے تا فرش جگ مگ ہورہا ہے کل جہاں
مرسل اعظم کے گھر میں ضوفشاں ہیں فاطمہؑ

اس زمیں پر آج سجدے بھی ملک کرتے ہیں روز
آپ کے یثرب میں جتنے بھی مکاں ہیں فاطمہؑ

شادماں سب ہین یہودی عورتیں زہراؑ ہیں خوش
یوں یہودی عورتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ

مریمؑ و حوّاؑ نے اتنا مرتبہ پایا کہاں
آپسے کم مرتبے میں آسماں ہیں فاطمہؑ

سلسلہ حورو ملک کا ہے سخنؔور دیدنی
انبیاء بھی ہیں وہیں آئی جہاں ہیں فاطمہؑ



منقبت شہزادیٔ کونینؑ

خوشی یہ پنجتنؑ پاک کی مناتے ہیں
فلک پہ روز ستارے جو جگمگاتے ہیں

قصیدے پڑھتے ہیں اور اپنے گھر سجاتے ہیں
خوشی ولادت زہراؑ کی ہم مناتے ہیں

خدیجہؑ خوش ہیں رسولؐ انام شاداں ہیں
فلک سے آج درود و سلام آتے ہیں

نبیؐ کے ہو نہیں سکتے ہیں وہ وصی ہرگز
نبیؐ کے بعد جو زہراؑ کا گھر جلاتے ہیں

نبیؐ کی بیٹی کی آمد پہ خوش ہیں اہل جہاں
کھلے ہیں پھول چمن زار مسکراتے ہیں

عدو کے گھر میں نحوست ہے اور اندھیرا ہے
رسولؐ والوں کے گھر آج جگمگاتے ہیں

جناب فاطمہؑ زہرا کی پاک ڈیوڑھی پر
سلام کرنے کو ہر دن رسول آتے ہیں

نبیؐ کو حشر میں وہ لوگ منھ دکھائینگے کیا
جو لوگ فاطمہؑ زہرا کا گھر جلاتے ہیں

ہے پنجتنؑ ہی کا صدقہ یہ ہے عقیدہ مرا
تمام نعمتیں جو صبح و شام کھاتے ہیں

نبیؐ کے بعد جو آل نبیؐ کے ہیں عاشق
در بتولؑ پہ وہ اپنا سر جھکاتے ہیں

سخنورؔ اپنے یہ اشعار مدح کے ہاتھوں
حسنؑ حسینؑ کی جنت میں گھر بناتے ہیں

☆☆

منقبت زوجۂ شیر خدا

خدا کے شیر کی زوجہ ہیں فاطمہ زہراؑ
رسولؐ حق کی تمنا ہیں فاطمہ زہراؑ

حسنؑ حسینؑ انہیں کے جگر کے ٹکڑے ہیں
نبیؐ کے جسم کا ٹکڑا ہیں فاطمہ زہراؑ

پیامبر ہیں زمانے کی عورتوں کے لئے
معین مقصد طٰحٰہ ہیں فاطمہ زہراؑ

خدیجہؑ اور محمدؐ کی ورثہ دار ہیں یہ
رئیس یثرب و بطحہ ہیں فاطمہ زہراؑ

عطا ہوا شب معراج جو پیمبرؐ کو
خدا گواہ وہ تحفہ ہیں فاطمہ زہراؑ

لئے ہے آئیہ تطہیر انکو حلقے میں
نجاستوں سے مبرا ہیں فاطمہ زہراؑ

عروس نو کو عطا کی حیات نو جس نے
وہ زندگی کا وسیلہ ہیں فاطمہ زہراؑ

جہان ظلم وستم کے مقابلے کے لئے
عظیم صبر کی دنیا ہیں فاطمہ زہراؑ

سنیں یہ بات سخنور سے چاہنے والے
کہ فخر مریم و حوا ہیں فاطمہ زہراؑ



منقبت صدیقہ کونینؑ

رزّاقِ کل نے مانگ لی جب نانِ فاطمہؑ
مریمؑ سے بھی سوا ہوئی کچھ شانِ فاطمہؑ

جتنے بھی ہیں جہاں میں ثنا خوانِ فاطمہؑ
ان سب پہ مہرباں ہیں مہربانِ فاطمہؑ

اسلام پر ہے جس طرح احسانِ مرتضٰیؑ
ویسے ہی تابہ حشر ہے احسانِ فاطمہؑ

مجلس میں محفلوں میں یہ چلے آئیں مومنیں
دیتا ہے درس حق یہ دبستان فاطمہؑ

بخشش کو سبکی آئینگے محشر میں خود رسولؐ
محفل میں جتنے بھی ہیں غلامان فاطمہؑ

فطرس کی طرح ہوگی سخنورؔ کو بھی عطا
جاری ہے مدح خوانوں کو فیضانِ فاطمہؑ



منقبت بتولؑ

عترت ہی ہمکو صرف نہ قرآن چاہیئے
اپنے لئے تو دونوں کا عرفان چاہیئے

لازم ہے مدح آل محمدؐ کے واسطے
انکی فضیلتوں پہ بھی ایمان چاہیئے

میں جاتے جاتے زیارتِ مولا کروں ضرور
مومن کے دل میں بس یہی ارمان چاہیئے

زہراؑ کا گھر جلانے سے پہلے عدوئے دیں
پیش نظر رسولؐ کا فرمان چاہیئے

قرآن سے جو پوچھا تو قرآن نے کہا
مدح بتولؑ کے لئے قرآن چاہیئے

جھوٹوں پہ خوب لعنتیں کرنے کے واسطے
میدان خم کی طرح کا میدان چاہیئے

کوثر سے ہو زبان سخنؔور دھلی ہوئی
مدح بتولؑ کے لئے قرآن چاہیئے



منقبت معصومۂ عالم

مدح زہراؑ میں قصیدہ کوئی لکھا جائے
حشر میں بنکے جو بخشش کا ذریعہ جائے

آمد فاطمہ زہراؑ پہ یہ کہتے تھے ملک
دونوں عالم کو نہ کیوں پھر سے سجایا جائے

اتنی توفیق عطا کر دے مجھے اے یارب
مدح زہراؑ میں ہر اک لمحہ گزارا جائے

کہہ رہا ہے یہ مرا جوش ولا رہ رہ کے
جام مدحت کا سر بزم پلایا جائے

در وہ خالق کی نگاہوں میں رہے کیوں نہ عزیز
سجدہ کرنے کو جہاں عرش کا تارہ جائے

ایک گھر بنت پیمبرؐ کا ہے دنیا میں فقط
روٹیاں لینے کو جس در پہ فرشتہ جائے

جو ازل سے ہو در نفس پیمبرؐ کا گدا
نام حیدرؑ پہ اسے کیوں نہیں ملتا جائے

جب زمیں پر نہیں مل سکتا جواب فضہ
ثانی زہراؑ کا ثانی کہاں ڈھونڈا جائے

مشکلیں اسکے قریں آ نہیں سکتی ہیں کبھی
نام زہراؑ ترے شوہر کا جو لیتا جائے
گر سخنور تجھے شبیرؑ کی جنت ہو نصیب
پھر پلٹ آئے جوانی یہ بڑھاپا جائے



امام حسن علیہ السلام

خلق میں پھیلی ہوئی جسکی ضیا تنویر ہے
اپنا اسکی ہی بدولت مرتبہ توقیر ہے

جو ہیں سردار جناں وہ ہیں نبیؐ کے لال دو
ایک ہے ان میں کا شبرؑ دوسرا شبیرؑ ہے

اہل دنیا اس حقیقت کو چھپا سکتے نہیں
ہر مرض کے واسطے خاک شفا اکسیر ہے

جا رہاہے آسمانوں پر پیمبرؐ کا براق
جس طرف دیکھو ادھر بے انتہا تنویر ہے

ہمت ارباب ایمانی بڑھا نے کے لئے
ایک نعرہ حیدری ہے دوسرا تکبیر ہے

سبط اکبر آپ بھی ہیں معنئ ذبح عظیم
خواب ابراھیم کی یہ کربلا تعبیر ہے

اے علیؑ کے لال اے سبط پیمبرؐ مجتبیٰ
صلح تیری غیر کے سینے پہ گویا تیر ہے

مثل احمدؐ سیرت و کردار میں اخلاق میں
دیکھ لے دنیا حسنؑ کو مجتبیٰ تصویر ہے

اے سخنورؔ ساری دنیا دیکھ لے میرا نصیب
مدح شبرؑ کی بدولت پر ضیا تقدیر ہے



منقبت امام حسنؑ

بخشی ہوئی مجھے جو بلاغت حسنؑ کی ہے
رگ رگ میں موجزن مرے مدحت حسنؑ کی ہے

اترے ہیں پھر ستم پہ زمانے کے حکمراں
دنیا کو آج پھر سے ضرورت حسنؑ کی ہے

وہ چاہتے تھے جنگ نہ ہو میر شام سے
ورنہ علیؑ کی جیسی شجاعت حسنؑ کی ہے

اک وار میں ہی دو کریں مرحب سا پہلواں
مولائے کائنات سی ضربت حسنؑ کی ہے
ہوتا ہے جسکو دیکھ کے عرش علےٰ خجل
افضال کبریا سے وہ رفعت حسنؑ کی ہے
جب دیکھتے تھے کہتے تھے میداں میں سورما
جو تھی علیؑ میں بس وہی قوت حسنؑ کی ہے
منسوب ہے جو حق سے مہینہ صیام کا
جشن حسنؑ ہو اس میں ولادت حسنؑ کی ہے
مداح اہل بیتؑ میں میرا شمار ہے
بخشی ہوئی یہ مجھکو سعادت حسنؑ کی ہے
قبضہ ہے بحر و بر پہ سخنور ہی کس کا کب
دونوں جہاں پہ آج حکومت حسنؑ کی ہے



قطعہ

بہتا ہے رحمتوں کا سمندر صیام میں
بگڑا ہوا بنا ہے مقدر صیام میں
روزہ رکھو نماز پڑھو! اور دعا کرو!
مدح حسنؑ بھی کرلو سخنور صیام میں

منقبت امام حسن علیہ السلام

کچھ نہ حاصل ہوگا دنیا سے گذر جانے کے بعد
باب جنت بند ہو جائیگا مرجانے کے بعد

دونوں عالم کے مکیں کہنے لگے صل علےٰ
آمد شبر ہوئی جب شب گذر جانے کے بعد

بغض شبر میں ملی دوزخ امیر شام کو
خوب پچھتایا ستم پیشہ سقر جانے کے بعد

عشق اہل بیتؑ میں جس نے گذاری زندگی
گلشن جنت ملے گا اسکو مر جانے کے بعد

زندگی میں دشمنی کے راستے کو چھوڑ دے
ملتی ہے جنت رہ شبرؑ پہ مر جانے کے بعد

ہم غلاموں کو ملے گا خلد میں آرام یوں
ملتا ہے آرام جیسے اپنے گھر جانے کے بعد

زندگی سے عشق کرنے والے میر شام سن
الفت شبر جلا دیتی ہے مر جانے کے بعد

عترت آل نبیؐ کے بولتے ہیں جو خلاف
سوچ لیں کیا حشر ہوگا انکا مر جانے کے بعد

کیا حسنؑ والوں کی صف میں بھی جگہ مل جائیگی
دشمن شبرؑ توقع ہے ادھر جانے کے بعد

آمد شبر ہے دنیا میں یہ کہتے تھے علیؑ
آسماں پر یک بیک تارے بکھر جانے کے بعد

اے سخنور ہمکو اندیشہ ہی کیوں ہو موت کا
الفت شبرؑ جلا دیتی ہے مر جانے کے بعد

☆☆

منقبت امام حسن علیہ السلام

جشن ہے یاں جانشین حیدرؑ کرار کا
یعنی سبط مصطفےٰ فردوس کے سردار کا

اے ثناخواں خود پڑھیں صلواۃ سارے سامعین
وہ قصیدہ پڑھ تو ابن احمدؐ مختار کا

تاقیامت یہ زمانہ لا نہیں سکتا مثال
مثل شبرؑ جو قلم سے کام لے توار کا

سرخیوں میں محفل مدح حسنؑ لکھی ملی
صفحۂ اول جو دیکھا صلح کے اخبار کا

فرش سے تا عرش پھیلی ہے جہاں میں روشنی
کیا بیاں کرپائے کوئی شبری انوار کا

مانے کوئی یا نہ مانے یہ عقیدہ ہے مرا
حاجیوں سے ہوتا ہے رتبہ بڑا زوار کا

بس یہی دل میں تمنا ہے یہی ارمان ہے
پھر زیارت ہو ملے مجھ کو شرف دربار کا

اتنی وسعت ہو مری تخیل کو مولا عطا
اک قصیدہ کہہ سکوں میں آپ کے معیار کا

مدحت شبرؑ کہاں اور اے سخنورؔ میں کہاں
شکر ہے احسان ہے یہ ایزد غفار کا



مدح امام حسنؑ

سنانے آیا ہے محفل میں جو ثنائے حسنؑ
سخنوری ہے سخنورؔ کی سب برائے حسنؑ

معاویہ نے جو مانی تمہاری رائے حسنؑ
وہ دل میں اپنے تھا مکاریاں چھپائے حسنؑ

درود پڑھتے ہیں بس وہ بلند لہجے میں
ہے جنکے دل میں لہو پاک اور ولائے حسنؑ

فقط یہ چاند ستارے نہیں ہیں سرگرداں
تلاش کرتا ہے سورج بھی نقش پائے حسنؑ

سوائے خالق اکبر کے اور پیمبرؐ کے
جہاں میں کوئی نہ کرپائے گا ثنائے حسنؑ

☆☆

منقبت سبط اکبرؑ

حسنؑ ہیں فاطمہؑ کی گود میں یا چاند نکلا ہے
زمیں تا آسماں پھیلا اجالا ہی اجالا ہے

پڑھیں صلوٰۃ سب اہل ولا محفل میں خوش ہوکر
کہ بنت مصطفےؐ کی گود میں اک چاند نکلا ہے

ملک اور انبیاءؑ سب آج آئے ہیں مدینے میں
مبارک باد دینے خلد سے ہر ایک آیا ہے

حسنؑ اسم گرامی ہے لقب ہے مجتبیٰؑ انکا
لقب اور نام یہ خود خالق اکبر نے رکھا ہے

حسنؑ کے نام سے مشہور دسترخوان ہے انکا
یتیموں اور غریبوں کو کھلانا انکا شیوہ ہے

تقابل حضرت یوسفؑ سے کیا ہو حسن شبر کا
حسنؑ کا مصطفےٰؐ کی طرح پر تنویر چہرہ ہے

اگر ہے خواہش جنت تو تھامو! آل کا دامن
جناں جانا اگر ہے تو یہی بس ایک رستہ ہے

نبیؐ خوش ہیں خدا خوش ہے جناں والے بہت خوش ہیں
سبھی اس واسطے خوش ہیں کہ شاداں آج زہراؑ ہے

سخنورؔ ایسا شاعر خلد ہرگز جا نہیں سکتا
ثنائے آل میں جو شیر کہتا اور نہ پڑھتا ہے



منقبت امام محمد باقرؑ

تری آمد پہ دو عالم ہوئے تھے ضوفشان باقرؑ
نبیؐ کے نائب پنجم امام انس و جاں باقرؑ

زمیں سے آسماں تک نور تھا عالم منور تھا
مہک اٹھے تری آمد پہ سارے گلستاں باقرؑ

عجب حسن تکلم تھا ہر اک مسرور ہوتا تھا
وراثت میں ملی تھی آپ کو شیریں زباں باقرؑ

اجالا عرش سے تا فرش تھا نور محمدؐ کا
علیؑ کے گھر میں جب آئے امام انس و جاں باقرؑ

فلک سے تہنیت دینے ملک اور انبیاء آئے
تھا رتبہ میں محمدؐ کی طرح تو آسماں باقرؑ

نہ جانے کیا گذرتی ہوگی تم پہ شدت غم سے
جب آتی یاد ہوگی کربلا کی داستاں باقرؑ

کہو صلی علی تشریف لائے ہیں زمانے میں
جناب سید سجادؑ کے روحِ رواں باقرؑ



منقبتِ امام جعفر صادقؑ

(بر مکان شان عابدی۔ ۲۴ اپریل ۲۰۱۰ء)
مصرعہ طرح: ثنا بھی عبادت ہے زین العباؑ کی

قسم کھا کے کہتا ہوں اپنے خدا کی
ثنا بھی عبادت ہے زین العباؑ کی

گزارش ہے خدمت میں اہل ولا کی
صدا مل کے دیں آپ صلے علیٰ کی

محمدؐ سے لے کر امام زماں تک
ہے تاکید ہم کو سبھی کی ولا کی

ہے خوشبو زمیں سے فلک تک کے پھیلی
ہے آمد جہاں میں جو زین العباءؑ کی

یہ اہل ولا کی خدا سے دعا ہے
سلامت رہے بزم مدح و ثنا کی

عبادت گزاروں سے کہہ دو سخنؔور
ثنا بھی عبادت ہے زین العباءؑ کی



منقبت امام جعفر صادقؑ

(برمکان شانؔ عابدی۔ ۲۴ اپریل ۲۰۱۰ء)

مصرعہ طرح: ہیں اہل بیت درماں ہر دردِ لا دوا کے

بے شک امام صادقؑ وارث ہیں مصطفےٰؐ کے
ہر سمت ہو رہے ہیں یہ تذکرے ثنا کے

ہیں اہل بیتؑ درماں ہر درد لا دوا کے
دیتے شفا ہیں یہ بھی مانند مصطفےٰؐ کے

ظاہر جہاں میں ہونگے جس دم امام قائمؑ
لے گا ہر ایک بوسے مولا کے نقش پا کے

لگ جائیں پر جو مولا اس جسم ناتواں میں
چکر لگاؤں دن بھر درگاہ و کربلا کے

بے چین و مضطرب تھا ہندوستاں میں کب سے
پایا سکون میں نے کربِ و بلا میں جا کے

مصرع ہے درد کا یہ اک منقبت سخنور
ہیں اہل بیتؑ درماں ہر دردِ لا دوا کے



منقبت امام جعفر صادقؑ

(برمکان شان عابدی۔۲۴ اپریل ۲۰۱۰ء)

مصرعہ طرح: زمین فکر ونظر کے ہیں آسماں صادقؑ

نبیؐ کے دین کے ہیں میر کارواں صادقؑ
زمین فکر و نظر کے ہیں آسماں صادقؑ

مری نگاہ گئی ہے جہاں جہاں صادقؑ
ملا ہے آپ کا جلوہ وہاں وہاں صادقؑ

تمہارے ذکر کی خوشبو سے ساری دنیا میں
مہک رہا ہے شریعت کا گلستاں صادقؑ

سفر میں خوف نہیں ہے ہمیں لٹیروں کا
خدا کا شکر کہ ہیں میر کارواں صادقؑ

خدا نے لکھ دیئے انکے مکان جنت میں
تمہارے جشن میں آئے ہیں جو یہاں صادقؑ

سخنوروں میں سخنور کی ہے بہت شہرت
تری ثنا کی بدولت علیؑ کی جاں صادقؑ



قطعہ

مولا سے محبت کا یوں اظہار کیا ہے
مادر کا نہیں بھائی کا دیدار کیا ہے

تا عمر سخنور نے جو مولا کی ثنا کی
عباسؑ نے فردوس کا حقدار کیا ہے

قصیدہ در مدح امام موسیٰ کاظمؑ

مصرعہ طرح: کس قدر معجز نما ہے موسیٰ کاظمؑ کا نام

(روضۂ کاظمین ۸ مئی ۲۰۱۰ء)

جب سے حق نے لکھ دیا ہے موسیٰ کاظمؑ کا نام
مشکل کا حل بنا ہے موسیٰ کاظمؑ کا نام

آ گئے مشکل کشائی کے لئے میرے امام
وقت مشکل جب لیا ہے موسیٰ کاظمؑ کا نام

دونوں عالم میں حسینؑ ابن علیؑ کی طرح سے
کتنا اعلیٰ مرتبہ ہے موسیٰ کاظمؑ کا نام

ذہن میں آنے لگے اشعار مدح اہل بیتؑ
جب سے میں نے لے لیا ہے موسیٰ کاظمؑ کا نام

اسکو کوئی ڈر نہیں رہتا کسی طوفان کا
جس نے کشتی پر لکھا ہے موسیٰ کاظمؑ کا نام

مشکلیں جتنی بھی آئیں سب سخنورؔ حل ہوئیں
مثل جد مشکل کشا ہے موسیٰ کاظمؑ کا نام



منقبت امام رضاؑ

طرح: جناں مہکی ہوئی نکہت شاہِ خراساں سے

خدا کے فضل احمدؐ کے کرم حیدرؑ کے احساں سے
یہاں سارے حسینی ہیں خوش، خرم سے شاداں سے

محمدؐ مصطفٰے سے قائم آلِ محمدؐ تک
ہر اک معصوم کی مدحت ملی ہے ہمکو قرآں سے

ہے خوشبو آسماں تک موسیٰ کاظمؑ کے گلشن کی
جناں مہکی ہوئی ہے نکہت شاہِ خراساں سے

ملی ہے عزت و توقیر و شہرت ساری دنیا میں
جو نکلا لکھنؤ سے پڑھ کے سرورؑ کے دبستاں سے

رہے گا باغ جنت میں بھی وہ شیر و شکر ہو کر
محبت سے جو دنیا میں ملے انسان انساں سے

بُلا لیں چاہنے والوں کو بس اب اپنے روضے پر
نمازوں میں دعا ہے یہ مری شاہِ خراساں سے

حسینی بن کے تم بھی مجلس و محفل میں آجاؤ
سخنؔور کی یہ مخلص التجا ہے ہر مسلماں سے



قصیدہ در مدح امام رضا علیہ السلام

طرح: مشہد کے بادشاہ کا جشن ولا ہے آج

عید الاضحیٰ نہیں ہے یہ عید رضاؑ ہے آج
یہ کون کہہ رہا ہے کہ عیدالضحیٰ ہے آج

مخصوص کائنات پر لطف خدا ہے آج
مشہد کے بادشاہ کا جشن ولا ہے آج

احساں خدا کا ہم پہ یہ کتنا بڑا ہے آج
شرکت کا بزم نور میں موقع ملا ہے آج

نظروں میں ہیچ رفعت عرش علا ہے آج
فرش زمیں پہ جشن امام رضاؑ ہے آج

قدآوروں میں اور قد اسکا بڑھا ہے آج
مدح رضاؑ میں جس نے قصیدہ پڑھا ہے آج

اے آسماں زمیں پہ بھی ہیں جنتیں بہت
مشہور سامرہ ہے نجف کربلا ہے آج

اب ختم ہونگی سارے زمانے سے مشکلیں
آیا جہاں میں آٹھواں مشکل کشا ہے آج

مشہد سے مل رہی ہے ہر اک مرض کی دوا
مشہد سے ہر مریض کو ملتی شفا ہے آج

منقبت امام محمد تقیؑ

روضۂ کاظمین ۲۲ر جون ۲۰۱۰ء

مصرعہ طرح: ماہِ منیر و مہر درخشاں تقیؑ سے ہے

میثم ہے کوئی اور سلیماں تقیؑ سے ہے
انسان اصل معنوں میں انساں تقیؑ سے ہے

اک اک فلک پہ نیر تاباں تقیؑ سے ہے
ماہِ منیر مہر درخشاں تقیؑ سے ہے

عالم کے آگے سر نہ ہمارا کبھی جھکا
پختہ ہمارا دین اور ایماں تقیؑ سے ہے

اشعار کہہ کے مدح تقیؑ جواد میں
جانا جناں میں ہوگیا آساں تقیؑ سے ہے

جنت کی طرح آج زمیں بھی ہے باغ باغ
ہر اک چمن ہر ایک گلستاں تقیؑ سے ہے

آمد سے اس جہاں میں تقیؑ جواد کی
مہکا ہوا ہر ایک گلستاں تقیؑ سے ہے

میں شاعرِ امام تقیؑ جواد ہوں
حاجت مری تقی سے ہے ارماں تقیؑ سے ہے

وہ کوئی بادشاہ ہو یا کوئی مولوی
دشمن رہا ہمیشہ پریشاں تقیؑ سے ہے

اشعار سن کے مدح تقیؑ جواد میں
شاداں ہر ایک صاحب ایماں تقیؑ سے ہے

روضے پہ اپنے ہمکو سخنؔور بلائیں وہ
دل میں ہمارے حسرت و ارماں تقیؑ سے ہے



منقبت امام حسن عسکری علیہ السلام

طرح: کیا مرتبہ امام حسن عسکریؑ کا ہے

یوم ولادت آج حسن عسکریؑ کا ہے
پڑھیے درود جشن نقیؑ کے وصی کا ہے

ماحول ہر طرف جو جہاں میں خوشی کا ہے
ایسا نہ خانداں کوئی دریا دلی کا ہے

پیدائش حسنؑ کی ہے محفل سجی ہوئی
کیا خوب انتظام یہاں دلکشی کا ہے

روضے کی جس نے کی ہے زیارت امام کی
رتبہ ملک سے کم نہیں اس آدمی کا ہے

ہوں آج تیرے جشن ولا میں قصیدہ خواں
دنیا میں یہ عروج مری شاعری کا ہے

جد کی طرح سخی ہے سخنورؔ تقیؒ کا لال
دنیا میں شہرہ آج بھی دریا دلی کا ہے



منقبت امام زمانہ

وہ جن کو آلِ محمدؐ سے کوئی پیار نہیں
مری نگاہ میں انکا کوئی وقار نہیں

انہیں کو غیبت مولا پہ اعتبار نہیں
جہاں میں جنکا کوئی عزت و وقار نہیں

امام عصر جب آئینگے لے کے تیغ دو دم
ملے گا انکے عدو کو رہِ فرار نہیں

اگرچہ فرزدقؔ و دعبلؔ سے کم ہیں شعر مرے
مگر میں مدح میں کرتا ہوں اختصار نہیں

جو آج غیبت مہدیؑ دیں کے منکر ہیں
انہیں حدیث محمدؐ پر اعتبار نہیں

نبیؐ کے آخری نائب امام عصر رواں
ترے بغیر زمانے کو اب قرار نہیں

یہ مانتے ہیں عدو آئینگے امام زماں
مگر وہ آج بھی زندہ ہیں اعتبار نہیں

یہ ذوالفقار علیؑ لیکے آئینگے جس دن
جہاں میں ان سے بڑا ہوگا تاجدار نہیں

حسنؑ کے لال پہ احمدؐ کے نام نامی پر
وہ کون ہے جو دل و جان سے نثار نہیں

تڑپ رہا ہے سخنور تری زیارت کو
جسے ہے زیست کا اپنی کچھ اعتبار نہیں



منقبت امام زمانہ

ٹرپ رہا ہے جہاں وارث نبیؐ کے لئے
امام عصرؑ کی تشریف آوری کے لئے

ہے زندگی کو ہر گام جستجو انکی
وہ کون ہیں جو ترستے ہیں زندگی کے لئے

امام آئینگے وہ ذولفقار لے کے یہاں
جو آئی عرش سے تھی حضرت علیؑ کے لئے

ہمیں تو مہر امامت سے مل رہی ہے ضیاء
جو تیرہ دل ہیں تڑپتے ہیں روشنی کے لئے

امام آئینگے اک دن ضرور آئینگے
ہیں انتظار میں عیسیٰؑ بھی اس گھڑی کے لئے

ہے کونے کونے میں جشن ولادت مہدی
سجی ہیں محفلیں فرزند عسکریؑ کے لئے

سخنؔور آئے ہیں نزدیک دور سے شاعر
قصیدے لائے ہیں فرزند عسکریؑ کے لئے



منقبت ثانی حیدرؑ

مرسل اعظم سے خم میں دین کا مولا ملا
اور علیؑ سے حضرت عباسؑ سا آقا ملا

ایک سجدہ مسجد کوفہ میں حیدرؑ کا ملا
کربلا میں دوسرا شبیرؑ کا سجدہ ملا

اپنی کوشش بھر نہ چھوڑی مدحت آل نبیؐ
ہم نے کی مدح و ثنا جب بھی ہمیں موقعہ ملا

خلد جانے کے لئے دیگر نہیں رستہ کوئی
خلد کا بس کربلا ہوکر کے ہی رستہ ملا

دو ہوئی دیوار کعبہ مرتضےٰؑ کے واسطے
کعبے میں بنت اسد کو جب لگا تالا ملا

ساری دنیا میں نجف اور کربلا کی طرح سے
حضرت زینبؑ کا اور عباسؑ کا روضہ ملا

فاطمہؑ بنت نبیؐ تشریف لے آئیں وہاں
ہند میں جس گھر میں انکو تعزیہ خانہ ملا

پنجتنؑ کے بعد دورِ ثانی زہراؑ کے بعد
سب سے اونچا حضرت عباسؑ کا رتبہ ملا

شاعروں میں ہوگیا تیرا سخنورؔ بھی شمار
مدحت شبیرؑ کا جب سے تجھے رتبہ ملا



منقبت ابوالفضل العباسؑ

اسکا رتبہ اور اسکا مرتبہ کچھ اور ہے
منزل کعبہ ہے کچھ اور کربلا کچھ اور ہے

یوں تو انصار حسینی میں سبھی ہیں سورما
آپ کا عباسؑ غازی مرتبہ کچھ اور ہے

ہیں تو دنیا میں مقامات مقدس اور بھی
مرتبہ دنیا میں تیرا کربلا کچھ اور ہے

یوں تو ہیں تاریخ میں دیگر وفا داروں کے نام
حضرت عباسؑ غازی کی وفا کچھ اور ہے

اک قدم آگے نہ بڑھ پائی جری کے ڈر سے فوج
دیکھ عباسؑ علیؑ کا دبدبہ کچھ اور ہے

دشمن خاک شفا ہوگا نہ تجھ کو فائدہ
خاک ہے میری دوا تیری دوا کچھ اور ہے

مدحت عباسؑ غازی اور سخنور تم کہاں
شاعری کچھ اور ہے انکی ثنا کچھ اور ہے



منقبت علمدار کربلا

حیدرؑ صفدر کے بیٹے کی وفا مشہور ہے
جس پہ صدقے گلشن جنت کی اک اک حور ہے

گھر سے مرقد دور ہے جتنی محبّ کے واسطے
قبر سے خلد بریں سمجھو بس اتنی دور ہے

مدحت آل نبیؐ سے کوئی روکے کیا مجال
ہم یہاں آزاد ہیں یہ ہند کا جمہور ہے

حضرت عباسؑ ہیں مثل علیؑ نور خدا
جس پہ صدقے ساری دنیا کا یہ سارا نور ہے

آمد عباسؑ سے مولا کے گھر میں ہے خوشی
از زمیں تا آسماں نکہت ہے پھیلا نور ہے

جس نے معصومہؑ کا دروازہ جلایا تھا کبھی
اس پہ لعنت اب ہمارا روز کا دستور ہے

جسکو اہل بیتؑ کی عظمت نہ قرآں میں ملے
دل کا وہ کالا ہے اسکی آنکھ بھی بے نور ہے

محفل و مجلس میں پڑھ پڑھ کے قصیدہ اور سلام
شاعروں میں اب سخنورؔ ہر جگہ مشہور ہے

منقبت باب المراد

ہے مثل نجف بات یہاں شان وہی ہے
درگاہ ابوالفضل کا فیضان وہی ہے

جو شیفتہؑ آل پیمبرؐ ہے جہاں میں
عباس دلاور پہ بھی قربان وہی ہے

اسلاف کا نقصان جو کل تیرے ہوا تھا
اے دشمن دیں تیرا بھی نقصان وہی ہے

ہر دور میں گذرے ہیں وفادار بھی لیکن
املاک وفا کا ابھی سلطان وہی ہے

چھوڑا ہے جس نے جس نے در آل مصطفےؐ
دیکھا ہے ہم نے آج پریشان وہی ہے

ماتم کے نشاں دیکھکے محشر میں فرشتے
کہتے ہیں عزادار کی پہچان وہی ہے

پڑھ لکھ کے بھی سمجھا نہ جو عباسؑ کی سیرت
سچ پوچھو تو انسانوں میں حیوان وہی ہے

ہے طالب دیدارِ علمدار سخنورؔ
جو کل تھا اسے آج بھی ارمان وہے ہے

منقبت در مدح باب الحوائجؑ

خالق نے جسے خلد کا مختار بنایا
عباسؑ تجھے اس نے علمدار بنایا

ہے خانۂ حیدرؑ میں جو عباسؑ کی آمد
اللہ نے یثرب کو ہے گلزار بنایا

ان لوگوں پہ ہوتا ہے فدا ہادیٔ دوراں
جن لوگوں کو شبیرؑ نے انصار بنایا

عباسؑ تمنائے دل شیر خدا ہیں
سرورؑ نے انھیں فوج کا سردار بنایا

سرورؑ کا سخنورؔ کو عزادار بنا کے
اللہ نے فردوس کا حقدار بنایا



منقبت سقائے سکینہؑ

ایک گھر سے مدینے کے جو بادِ صبا آئی
ہمراہ لئے اپنے پیغام وفا آئی

اولاد پیمبرؐ کے عاشق کے سوا کوئی
جنت نہیں پائے گا ہاتف کی صدا آئی

عباسؑ کی آمد ہے شعباں کے مہینے میں
یہ کہتی ہوئی گھر میں جنت سے ہوا آئی

ہم عاشق سرورؑ ہیں ہم روتے رولاتے ہیں
ہم لوگوں کے حصے میں سرورؑ کی عزا آئی

یہ کہتے ہوے بھاگے دریا سے عدو سارے
عباسؑ کے ہاتھوں اب اک اک کی قضا آئی

فضہ تری خاطر سے فردوس معلّٰے سے
اللہ کی جانب سے کیا اچھی غذا آئی

جھولے سے گرے اصغرؑ خود جان کے خیمے میں
ھل من کی جو بابا کی کانوں میں صدا آئی

رضوان کے ہاتھوں سے سنتے ہیں سخنؔور ہم
شبیرؑ کی شبرؑ کی جنت سے قبا آئی

منقبت سقائے سکینہؑ

علیؑ کی طرح سے عزت مآب ہیں عباسؑ
زمیں پہ دوسرا اک بوتراب ہیں عباسؑ

وہ کربلا میں ترا رعب و داب ہے عباسؑ
حسینی فوج کا گویا شباب ہے عباسؑ

جو کربلا کے لئے مرتضیٰؑ نے دیکھا ہے
وہ مرتضیٰؑ کی جوانی کا خواب ہے عباسؑ

تری ولا کے بنا کوئی پائیگا نہ جناں
ترے عدو سے یہ میرا خطاب ہے عباسؑ

علیؑ کے مثل تو عباسؑ ہے دلیری میں
نہیں جہان میں تیرا جواب ہے عباسؑ

تمہارے سن کے مصائب جو آنکھ سے نکلے
ہر ایک اشک وہ مثل حباب ہے عباسؑ

نقاب ڈال کے صفین میں لڑا تھا جری
یہ کربلا ہے یہاں بے نقاب ہے عباسؑ



منقبت علمدار حسینی

آل کے واسطے وہ سینہ سپر لگتا ہے
عاشق آل کو کب موت سے ڈر لگتا ہے

درِ عباسؑ پہ جو مانگتا ہوں ملتا ہے
مثل حیدرؑ کے یہ عباسؑ کا در لگتا ہے

نام عباسؑ بھی کم نادِ علیؑ سے تو نہیں
نام لے لو تو پھر آسان سفر لگتا ہے

پڑھ رہا ہوں سر منبر میں قصیدہ لیکن
نام عباسؑ کا لیتے ہوئے ڈر لگتا ہے

خلد سے کم تو نہیں اجر ہے اسکا شیعو!
مدحت آلِ محمدؐ میں جو زر لگتا ہے

آتے عباسؑ کو دیکھا جو سوئے نہر فرات
سہما سہما سا ہوا لشکر شر لگتا ہے

دور سے آتے ہوئے دیکھ کے فوجوں نے کہا
یہ بہادر ہمیں حیدرؑ کا پسر لگتا ہے

صبر اور شکر کے انداز پہ دنیا نے کہا
اے ابولفضل تو زہراؑ کا پسر لگتا ہے

لے کے عباسؑ کو گودی میں عزیزوں نے کہا
مثل حیدرؑ کے یہ حیدرؑ کا پسر لگتا ہے
آپ کے بھائی کے ماتم کی بدولت مولا
رشک فردوس عزادار کا گھر لگتا ہے
ہر طرف محفلیں مدحت کی سخنورؔ ہیں یہاں
لکھنؤ ہمکو تو عباسؑ نگر لگتا ہے



منقبت ثانی حیدرؑ

مرضی شہ سے سہی ظلم و جفا عباسؑ نے
تیغ اٹھانے کی نہ مانگی پھر رضا عباسؑ نے
تشنگی کا کردیا روشن دیا عباسؑ نے
اور پھیلائی وفاؤں کی ضیا عباسؑ نے
نہر پر جب آکے قبضہ کرلیا عباسؑ نے
علقمہ پر لکھ دیا لفظ وفا عباسؑ نے
دیکھتی ہی رہ گئی فوج یزیدی دور سے
علقمہ پر جاکے قبضہ کرلیا عباسؑ نے

ماں نے آتے ہی در زہراؑ پہ ہے سجدہ کیا
عمر بھر شبیرؑ کو آقا کہا عباسؑ نے

آیا شعباں کا مہینہ آئی خوشیوں کی بہار
مومنوں کے گھر اُجالا کردیا عباسؑ نے

اے سخنور جان دیکے سیدہؑ کے لال پر
حشر تک کردی وفاؤں کی بقا عباسؑ نے

☆☆

منقبت ثانی زہراؑ

سلسلہ شہ کی عزا کا شام کے اک گھر سے ہے
مجلس و ماتم بکا سب زینبؑ مضطر سے ہے

حضرت معصومۂ عالم سے ہے حیدرؑ سے ہے
مصطفےٰؐ کا دین قائم شبّرؑ و سرورؑ سے ہے

حشر کے دن جام کوثر انکے ہاتھوں سے ملے
ہر محبؔ کو یہ تمنا ساقئ کوثر سے ہے

آرزو جنت کی ہے دل مین نہ کوثر کی للک
شہ کا روضہ دیکھ لوں یہ التجا داور سے ہے

جس طرح ازرق ہے ہارا قاسمؑ ذیجاہ سے
حرملا بھی ویسے ہارا شاہ کے اصغرؑ سے ہے

قبر میں آئیں علیؑ مجھکو زیارت ہو نصیب
یہ دعا اللہ سے اور شافع محشر سے ہے

حرملہ کیوں ڈر رہا ہے اصغرؑ بے شیر سے
معرکہ کیا آج تیرا فاتح خیبر سے ہے

ہم عزاداروں کی کیجے تعزیہ داری قبول
التجا یہ شبرؑ و شبیرؑ سے کی مادر سے ہے

وہ مسلماں ہو نہیں سکتا قسم اللہ کی
جسکے سینے میں عداوت آل پیغمبرؐ سے ہے

یہ جو رونق ہم عزاداروں کے گھر میں آج ہے
مجلس سرورؑ سے ہے اور ماتم سرورؑ سے ہے

کہہ رہا ہے برسر منبر سخنور بزم میں
عزت و توقیر یہ سب مدحت سرورؑ سے ہے



منقبت دختر مولائے کائنات

تیری کوشش سے رہا تا بہ قیامت زینبؑ
ذکر شبیرؑ کا ہے زندہ سلامت زینبؑ

راہ کوفہ ہو کہ ہو شام کا زنداں بی بی
رک سکی آپ کی ہر گز نہ عبادت زینبؑ

ساتھ سجادؑ کے از کرب و بلا تا یثرب
مثل سجادؑ ہے تیری بھی قیادت زینبؑ

پھر ترے روضے پر آؤں میں زیارت کرنے
پھر جو مل جائے مجھے تھوڑی سی فرصت زینبؑ

بدلا لیں گے ترے بھائی کے عدو سے اک دن
آئینگے دھر میں جب حضرت حجتؑ زینبؑ

دشمن آل نبیؐ جا نہیں سکتے جنت
لاکھ کرتے رہیں قرآں کی تلاوت زینبؑ

خوش ہوئے احمدؐ مختار علیؑ و زہراؑ
جب ہوئی آپ کی دنیا میں ولادت زینبؑ

تیرے روضے پہ نظر آتی ہے جنت قرباں
دل نہیں دیتا ہے جانے کی اجازت زینبؑ

پہلے میں پاک قلم اشک عزا سے کر لوں
مجھ کو محفل میں ہے کرنا تری مدحت زینبؑ

ہر محرم میں حسینؑ ابن علیؑ کے ہمراہ
ہر عزادار کے گھر آتی ہیں بھارت زینبؑ

ساری دنیا مجھے بس آپ کا مداح کہے
دیجیے اتنی سخنورؔ کو لیاقت زینبؑ



منقبت حضرت زینبؑ

کہیں حسینؑ کہیں پر ہیں مرتضیٰؑ زینبؑ
کہیں بتولؑ، کہیں پر ہیں مجتبیٰؑ زینبؑ

جناب فاطمہ زہراؑ سی طاہرہ زینبؑ
جہاں میں دوسری گویا ہیں فاطمہؑ زینبؑ

ہوئے ہیں سیکڑوں ذاکر حسینؑ کے غم کے
غم حسینؑ کی پہلی ہیں ذاکرہ زینبؑ

مصیبتوں تو گزری ہیں عورتیں لیکن
ملی نہ ایک بھی تجھ جیسی صابرہ زینبؑ

جناب حضرت مریمؑ ہوں یا کہ سارہؑ ہوں
نہیں ہیں آپ سے بڑھ کر وہ پارسا زینبؑ

دیار شام کو تسخیر کر لیا تم نے
تمہارے خطبوں نے کوفہ الٹ دیا زینبؑ

عمل میں سیرت و کردار میں صداقت میں
ہیں آپ فاطمہؑ زہرا کی آئینہ زینبؑ

عزائے شاہ جو پھیلی ہے آج دنیا میں
وہ تیری سعیٔ مسلسل کا ہے صلہ زینبؑ

غم حسینؑ کے سورج میں رہتی دنیا تک
رہی ہے اور رہے گی یونہی ضیا زینبؑ

علیؑ نے شام میں اور کربلا میں سرورؑ نے
مصیبتوں میں لیا تجھ سے مشورہ زینبؑ

سخنوروں نے سخنورؔ سے سن کے تیری ثنا
کہا یہ آپ کی جانب سے ہے عطا زینبؑ



منقبت ثانیِ زہراؑ

وظیفہ پڑھتا ہوں لیل و نہار زینبؑ کا
کہ نام لیتا ہوں میں بار بار زینبؑ کا

کروں گا حشر کے دن انتظار زینبؑ کا
وہ بخشوائیں گی ہے اختیار زینبؑ کا

ہے فاطمہؑ کی طرح افتخار زینبؑ کا
علیؑ کے جیسا ہے صبر و قرار زینبؑ کا

علیؑ و فاطمہؑ سبطینؑ مصطفٰےؐ کی طرح
ہے دیں پہ فضل و کرم بے شمار زینبؑ کا

نگاہ مرسل اعظمؐ نگاہ حیدرؑ میں
ہے فاطمہؑ کے برابر وقار زینبؑ کا

عدو کو بھیجیں گی دوزخ محبؑ کو خلد بریں
ہے خلد و نار پہ کل اختیار زینبؑ کا

مصیبت آنہیں سکتی قریب مومن کے
جو نام لیتا رہے بار بار زینبؑ کا

عمل میں سیرت و کردار میں صداقت میں
ہے فاطمہؑ کی طرح سے شعار زینبؑ کا

میں اہل بیتؑ کا شاعر ہوں اس وسیلے سے
غلام آل ہوں میں خاکسار زینبؑ کا

بتا دو سبکو سخنور یہ برسر منبر
ہے فاطمہؑ کے برابر وقار زینبؑ کا



منقبت ثانیٔ زہراؑ

عدوئے آل کو عزت نہ کچھ توقیر ملتی ہے
اسے دنیا میں بس تحقیر ہی تحقیر ملتی ہے

نبیؐ سے جس طرح اکبر تری تصویر ملتی ہے
یونہی سیرت میں ماں سے زینبؑ دلگری ملتی ہے

وہ ذاکر ہو کہ شاعر ہو کہ ہو شاہ و گدا کوئی
علیؑ کے در سے سبکو عزت و توقیر ملتی ہے

جناب فاطمہؑ زہرا سے عصمت میں طہارت میں
حسینؑ ابن علیؑ بس آپ کی ہمشیر ملتی ہے

اسی صوت امام عصرؑ نے شمشیر حق پائی
وراثت میں کسی کو جس طرح جاگیر ملتی ہے

جناب ثانیٔ زہراؑ ہوئیں پیدا زمانے میں
فضاؤں میں صدائے نعرۂ تکبیر ملتی ہے

فرشتے بہر شرکت عرش سے محفل میں آتے ہیں
جہاں بھی مدحت شبیرؑ کی تنویر ملتی ہے

ہوا جو منسلک دربارِ اہل بیتؑ سے شاعر
تو اس شاعر کو شہرت رب سے عالمگیر ملتی ہے

جنھوں نے رب کی مرضی کے مطابق زندگی کاٹی
انھی کی شان میں یہ آیۂ تطہیر ملتی ہے

نوابین اودھ کے دم سے شہر لکھنؤ تجھ میں
نجف اور کربلا، درگاہ کی تعمیر ملتی ہے

سخنورؔ جو ثنائے اہل بیتؑ پاک کرتا ہے
خدا سے اسکو عزت، شہرت و توقیر ملتی ہے



منقبت دختر حسینؑ ابن علیؑ

شبیرؑ کا جو چاہنے والا ہے سکینہؑ
اس بزم ثنا میں وہی آیا ہے سکینہؑ

رونق ترے روضے کی ہے جو دید کے قابل
ہر ایک ملک دیکھنے آیا ہے سکینہؑ

مدحت میں تری لکھ کے میں لایا ہوں قصیدہ
جو عرش نشیوں کو سنانا ہے سکینہؑ

عباسؑ بھی خوش اکبر و زینبؑ بھی ہیں شاداں
خوش آپ کی آمد پہ زمانہ ہے سکینہؑ

بالوں سے بھی ہو سکتا ہے پردے کا تحفظ
کونین کو یہ تونے بتایا ہے سکینہؑ

آئے ہیں ملک جھولا جھلانے کو ارم سے
بابا کا فقط تیرے یہ رتبہ ہے سکینہؑ

بھر دے تو مرادوں سے ہر اس شخص کی جھولی
جو جشن ولا میں ترے آیا ہے سکینہؑ

شبیرؑ نے پالا ہے تجھے گود میں اپنی
رتبہ ترا ہر ایک سے اعلیٰ ہے سکینہؑ

روضے پہ سخنورؔ کو بلا لیجئے بی بی
مداح یہ بس آپ کا کہتا ہے سکینہؑ



منقبت خواہر ہمشکل رسولؐ

پانی ہے سکینہؑ کا دریا ہے سکینہؑ کا
عباسؑ کا قبضہ بھی قبضہ ہے سکینہؑ کا

خوشیوں سے معطر گھر سارا ہے سکینہؑ کا
تسکین دل مادر چہرہ ہے سکینہؑ کا

یہ جشن مسرت جو برپا ہے سکینہؑ کا
خوش آج مدینے میں بابا ہے سکینہؑ کا

آتے ہیں زیارت کو ہر روز جناں والے
فردوس نظر ابتک روضہ ہے سکینہؑ کا

اپنائے ہیں جو پردہ زہراؑ کی ہدایت پر
ان پر دہ نشینوں پر سایہ ہے سکینہؑ کا

آتے ہیں نظر جس میں سب شمس و قمر انجم
وہ نور کا آئینہ روضہ ہے سکینہؑ کا

شبیرؑ کی خدمت میں حاضر ہیں فرشتے بھی
حوریں ہیں، ملائک ہیں، جھولا ہے سکینہؑ کا

یارب ہو سخنور کو فطرس کی طرح صحت
پڑھنے کو قصیدہ وہ آیا ہے سکینہؑ کا

منقبت خواہر علی اصغرؑ

بابا ہے ترا دین کا سلطان سکینہؑ
تو سبط پیمبرؐ کا ہے ارمان سکینہؑ

ہے تیرے مراتب سے جو انجان سکینہؑ
وہ ہو نہیں سکتا ہے مسلمان سکینہؑ

سقہ کے علم میں جو تری مشک بندھی ہے
وہ تشنہ دہانی کی ہے پہنچان سکینہؑ

انصار حسینی کی طرح دشت بلا میں
اسلام پہ تیرا بھی ہے احسان سکینہؑ

دشمن جو چھپاتا ہے ترا رتبۂ عالی
وہ جان کے بن جاتا ہے انجان سکینہؑ

کس پیاس کی شدت میں گذارے ہیں شب و روز
بچوں میں دوبالا ہے تری شان سکینہؑ

کہتا ہے مجھے تیرا ثنا خواں جو زمانہ
یہ سب تری مدحت کا ہے فیضان سکینہؑ

ہر اہل ولا کا ہے عقیدہ یہ سخنؔور
قرآں کی زباں ہے ترا فرمان سکینہؑ

منقبت دختر حسینؑ ابن علیؑ

اسلام ہے گلشن تو گل تر ہے سکینہؑ
اس گل سے ہی اسلام معطر ہے سکینہؑ

جو آل پیمبرؐ کا ثنا گر ہے سکینہؑ
جو شیعہ ہے واللہ تونگر ہے سکینہؑ

دادی کی طرح ماں کی طرح باپ کی صورت
شیعوں کے لئے شافع محشر ہے سکینہؑ

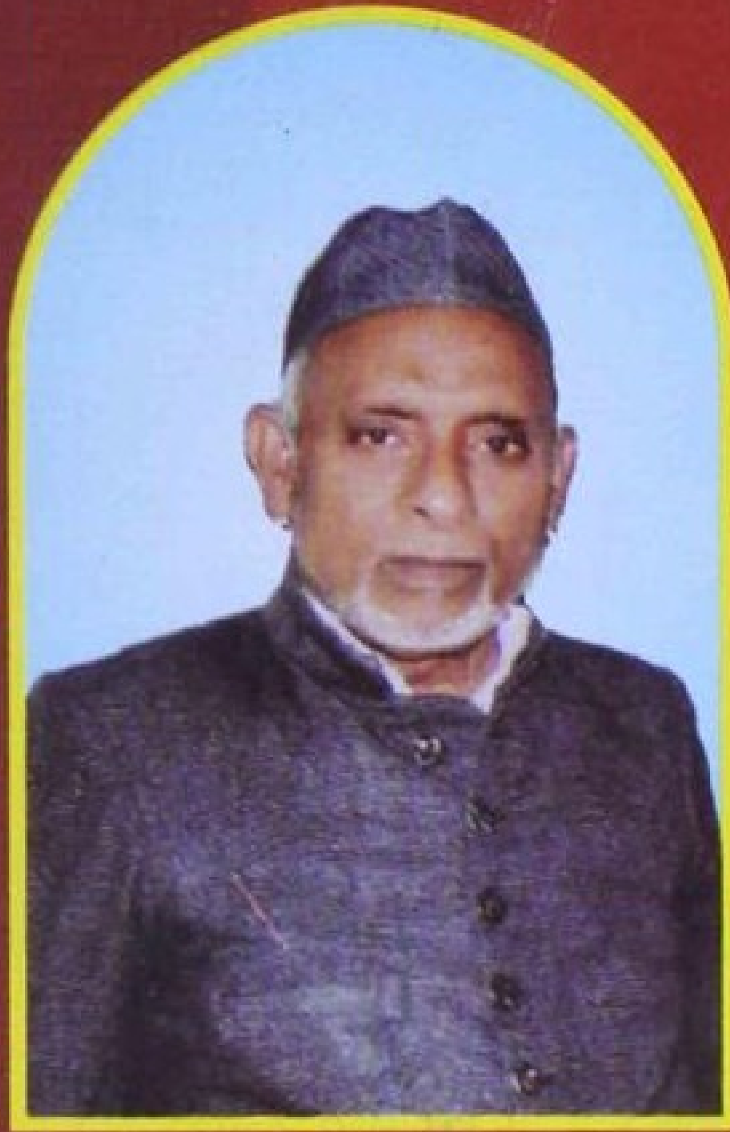
کمسن ہے مگر صبر کیا ظلم و جفا پر
اور کیوں نہ ہو شبیرؑ کی دختر ہے سکینہؑ

بابا ترا سردارِ جوانانِ جناں ہے
دادا بھی ترا ساقیٔ کوثر ہے سکینہؑ

تم روز جزا اسکو فراموش نہ کرنا
مداح جو ادنیٰ سا سخنورؔ ہے سکینہؑ



NAZRANA-E-SUKHANWER

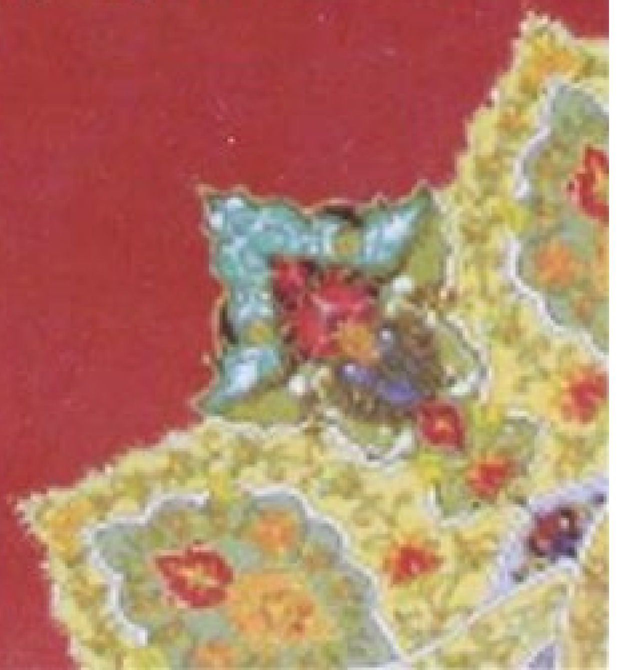




مدح علیؑ کا بس ہے سخنورؔ یہ معجزہ
مجھ کو سخنوروں میں سخنور بنا دیا

سخنورؔ لکھنوی

S. ABBAS HUSAIN RIZVI
"Sukhanwer" Lucknowi
69, Top Darwaza, Choupatyan Road, Lko



Printing by
Design Gallery
Maidan. L. H. Khan, Lko.
M.: 8726308072, 9336929035